

بمقدّمہ

اسلامی عقائد شیون کے سچے مستندات قابل حفظ اسلام
و مطالعہ اہل ایمان نہایت عام فہم مسیحی عبارت میں بیان کیے



مصحفہ
جناب لسان مولوی حکیم ابوالعلا امجد علی صاحب
رضوی خنی حنفی قادری برکاتی دامت فیہم مہمہ مطبع
در طبع اہل سنت و جماعت بریلی طبع گردید

مسلمان اسکے دایم زویرین اگر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہذا اُس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا اور ان بھائیوں کے لیے اس پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیے امید کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے اپنا تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے عفو و عافیت دارین اور ایمان و مذہب الحسنات خاتمہ کی و عافرائین اللہم ثبت قلوبنا علی الایمان و قوفنا علی الاسلام و اسر زقنا شفاعۃ خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام و ادخلنا بجاہہ عندک دار السلام آمین یا ارحم الراحمین و الحمد للہ رب العلمین۔

عقائد متعلقہ ذاتِ صفات الہی جل جلالہ

عقیدہ اللہ ایک ہی کوئی اُسکا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں احکام میں نہ اسماء میں واجب الوجود ہی یعنی اُسکا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہوا زلی کے بھی یہی معنی ہیں باقی ہی یعنی ہمیشہ رہیگا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اُسکی عبادت و پرستش کی جائے عقیدہ وہ بے پرواہ ہی کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُسکا محتاج عقیدہ اُسکی ذات کا ادراک عقلاً محال کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُسکو محیط ہوتی ہے اور اُسکو کوئی اٹا نہیں کر سکتا البتہ اُسکے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اُسکی صفات پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفت ذات حاصل ہوتی ہے عقیدہ اُسکی صفتیں نہ عین میں نہ غیر یعنی صفات اُسی ذات ہی کا نام ہوا ایسا نہیں اور نہ اُس سے کسی طرح کسی نحو وجود میں بدل ہو سکیں کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم عقیدہ جس طرح اُسکی ذات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی انزل القرآن وهدى نبيه المعقالات لایمان واطهر هذا الدین
 القوم علی سائر الادیان والصلوة والسلام لایمان فی کل حیث ان علی سید ولد
 عدنان سید الانس المجان الذی جعله الله تعالی مطعاً علی الغیوب فعلم ان یتکون
 وماکان وعلی الله وحبیه وابنه وحبیه ومن تبعهم باحسان واجعلنا منهم یا رحمن
 یا منان فقیر بارگاہ قادری ابو العلامجد علی عظمی قادری ضوی عرض کرتا ہوں کہ زمانہ کی
 حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ
 عام فہم زبان میں لکھا جائے بحسین ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں باوجود بے فرستی
 اور بے ایگی کے تو کلام علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال
 ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفق ہے اور بہتر ہے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول
 مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت
 ہے خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کہ گندم ناخوش و شش بکشت ہیں کہ اپنے آپ کو
 مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتہً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں عام ناواقف

محال کہ ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بنانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہو اور یہ سمجھنا کہ محالات بہ
 قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہو کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان
 نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں عقیدہ
 حیات قدرت سنا دیکھنا کلام علم ارادہ اس کے صفات ذاتیہ میں ممکنان آنکہ
 زبان سے اسکا سنا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام میں اور اجسام سے
 وہ پاک ہر پست سے پست آواز کو مستل ہے ہر باریک سے باریک کو خود میں سے
 محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے بلکہ اسکا دیکھنا اور سنا انھیں چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود
 کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنا ہے عقیدہ ۵ مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہو
 حادث و مخلوق نہیں جو قرآن عظیم کو مخلوق ماننے کا ہے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم نے اسے کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسکی تکفیر ثابت ہے
 عقیدہ ۵ اسکا کلام آواز سے پاک ہو اور یہ قرآن عظیم جسکو ہم اپنی زبان سے تلاوت
 کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام قدیم بلا صوت ہو اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا
 اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہو اور جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث
 اور جو لکھا قدیم ہمارا سنا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہو
 اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی تجلی قدیم ہے اور تجلی حادث عقیدہ ۵ اسکا علم ہر شے کو محیط
 یعنی جزئیات کلیات موجودات محدودات ممکنات محالات سب کو ازل میں ہوتا تھا
 اور اب جانتا ہوں اور اب تک جانتا ہوں اسکی یاد تھی میں اور اسکا علم نہیں بدلتا دلون کے
 خطروں اور وسوسوں پہ اسکو خبر ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں عقیدہ ۵ وہ
 غیب و شملوت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اسکا خاصہ ہے جو شخص علم ذاتی غیب خواہ

قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں عقیدہ اُسکی صفت نہ مخلوق
 ہیں نہ زیرِ قدرت و اہل عقیدہ ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں
 یعنی پہلے نہ تعین پھر موجود ہوئیں عقیدہ صفات اُنہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتا کر
 بدین ہی عقیدہ جو عالم میں کسی شے کو قدیم بنانے یا اُسکے حادث میں شک کرے کہ فرہر عقیدہ
 نہ وہ کسی کا باپ ہی نہ بیٹا نہ اُسکے لیے بی بی جو اُسے باپ یا بیٹا بتائے یا اُسکے لیے
 بی بی ثابت کرے کہ فرہر بلکہ جو ممکن بھی کہے مگر بدین ہی عقیدہ وہ حی ہے یعنی خود
 زندہ ہے اور سب کی زندگی اُسکے ہاتھ میں ہے جسے جب چاہے زندہ کرے اور
 جب چاہے موت دے عقیدہ وہ ہر ممکن پر قادر ہو کوئی ممکن اُسکی قدرت باہر نہیں
 عقیدہ جو چیز محال ہو اللہ عز و جل اس سے پاک ہے کہ اُسکی قدرت اُسے شامل ہو
 کہ محال اُسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا پھر
 محال نہ رہا اسے یوں سمجھو کہ دوسرا محال ہی یعنی نہیں ہو سکتا تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو
 تو موجود ہو سکے گا تو محال نہ رہا اور اُسکو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یوہین
 فنا ہے باری محال ہے اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہوگی اور جسکی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں
 تو ثابت ہو کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہی عقیدہ ہے
 کے لیے ضرور نہیں کہ موجود ہو جائے البتہ ممکن ہو نا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔
 عقیدہ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے
 پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اُس میں ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان
 وہ بھی اُسکے لیے محال مثلاً جھوٹ و فاحشیات ظلم جہل بھائی وغیرہ عیوب اُس پر
 قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہی بانی ہے کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے

حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُنکی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمائے کہ خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہو کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں حدیث میں ہے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی کے ساتھ بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں عرض کی مونس علیہ الصلاۃ والسلام فرمایا کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں عرض کی اُنکا رب جانتا ہو کہ اُنکے مزاج میں تیزی ہے جب آیہ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ نازل ہوئی کہ بیشک غمغریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذالارضی وواحد من امتی فی النار ایسا ہی تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی آگ میں ہو یہ تو شائین بہت رفیع ہیں خیر رفعت عزت وجاہت ختم ہو صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم مسلمان مان باپ کا کچا بچہ جو مل سے گر جاتا ہو اُسکے لیے حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت اللہ عزوجل سے اپنے مان باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرع خواہ کسی قرضدار سے یہاں تک کہ فرمایا جائیگا اِيْهَا السَّقَطُ الْمُرْغَرِبُ اے مچکے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے مان باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا خیر یہ تو مجاہد معتمد تھا مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیطین الانس کی خباثت کا دافع تھا کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مہرِ حقیقی تھا خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اُس میں جھگڑے تو انھیں ارشاد ہوا یا بروہیم اعرض عن هذا انهم اتیموا

شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہو علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے لیے خود حاصل ہو عقیدہ وہی ہر شے کا مافی ہے ذوات ہوں خواہ افعال سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں عقیدہ حقیقہ روزی پنجانیوالا وہی ہو ملکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں عقیدہ ہر بھلائی برائی اس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امت کا مجوس بتلایا عقیدہ قضائین قسم ہے مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شے پر معلق نہیں اور معلق محض کہ صحف ملکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہو اور معلق شبہیہ مبرم کہ صحف ملکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الہی میں تعلیق ہے وہ جو مبرم حقیقی ہو اس کی تبدیل ناممکن ہے اگر مبرم جو بان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انھیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے ملکہ قوم لوط پر عذاب لیکر آئے سمیدنا ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام الکرم علیہ فضل الصلاۃ والتسلیم کہ رحمت محضہ تھے ان کا نام پاک ہی ابرہیم ہی یعنی اب رحیم مہربان باپ ان کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے ان کا رب فرماتا ہو یجاد لنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں یہ قرآن عظیم نے ان بیدنیوں کا رد فرمایا جو محبوبان خدا کو بارگاہ عزت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا

زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں بہشتی مسلمان کیلئے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء کیلئے بھی حاصل ہے ہمارے امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں تنویر زیارت ہوئی عقیدہ اُسکا دیدار بلا کیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فائدہ مسافرت کا ہوتا ہے نزدیک یا دور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے اور پیرا نیچے دہنے یا بائیں اگے یا پیچھے اُسکا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہو گا پھر رہا یہ کہ کیونکر ہو گا یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اسوقت بتا دیں گے اُسکی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں اور جو خدا ہی اُس تک عقل رسا نہیں اور وقت دیدار نگاہ اُسکا احاطہ کرے یہ محال ہے عقیدہ وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اُس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اُسکے ارادہ سے اُسے باز رکھنے والا ہو سکتا ہے اور نگاہ اُسکے زیند تمام جہاں کا نگاہ رکھنے والا نہ تھکے نہ اکتائے تمام عالم کا پالنے والا مانا ہے زیادہ مہربان حکم والا اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا۔ اُسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے۔ لیکن کے پیٹ میں جسی چاہے صورت بنائیو والا۔ گناہوں کا بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا قہر و غضب بنائیو والا اُسکی کلمہ شہادت سخت ہے جس سے بے اُسکے چھوٹے کوئی چھوٹ نہیں سکتا وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے جسکو چاہے بلند کر دے اور جسکو چاہے پست۔ ذلیل کو عزت دیدے اور عزت والے کو ذلیل کر دے جسکو چاہے راہِ رست پر لا دے اور جسکو چاہے سیدھی راہ والک کر دے جسے چاہے

عذابِ غیرِ مردود احوالِ برہیم اس خیال میں نہ پڑو بیشک ان پر وہ عذاب آنیوالا ہے جو پھر نے کانہیں اور وہ جو ظاہرِ قضاے معلق ہو اُس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے اُنکی دعا سے اُنکی ہمت سے ٹل جاتی ہو اور وہ جو متوسطِ حالت میں ہو جسے صحتِ ملکہ کے اعتبار سے مہرم بھی کہہ سکتے ہیں اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں میں قضاۃ مہرم کو رو کر دیتا ہوں اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا ازلذلک جاء یسر القضاء بعد ما ابرم بیشک دعا قضاے مہرم کو مالدتی ہو مسئلہ قضا و قدر کے مسئلہ عام عقلمن میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہو صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ماوشما کس گنتی میں اتنا سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اُسکو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کلام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی معتدل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور حساب متیا کر دیے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان متیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اُس پر مواخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں مسئلہ برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکمِ یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے منجانب اللہ کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اُسکو شامتِ نفس تصور کرے عقیدہ اللہ تعالیٰ جہتِ مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و مبیح و مباح سے پاک ہو عقیدہ دنیا کی

گوچن میں رکھ کر پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہوئے اور عرض کی ابراہیم کچھ حاجت ہو۔ فرمایا ہو۔ مگر نہ تم سے عرض کی پھر اسی سے کہیے جس سے حاجت ہو۔ فرمایا علم بحالی کفائی عن سؤالی اظہار احتیاج خود آنجا یہ حاجت ست ارشاد ہوایا ناز کوئی برداوسلما علی ابراہیم امی آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر اس ارشاد کو سنکر روئے زمین پر چینی آگین تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید بھی سے فرمایا جانا ہواور یہ تو اسی ٹھنڈی ہوئی کہ علما فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے ساتھ وسلما کا لفظ نہ فرمادیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُسکی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہو کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اُسے کافر نہ کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کیلئے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا انکار موجب کفر ہے اور بہت ممکن ہو کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبانا سے نکالے اور ہلاک ہو جائے عقیدہ نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملکہ میں بھی رسول ہیں عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مردہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت عقیدہ اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے عقیدہ نبی ہونیکے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہو خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ عقیدہ بہت نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفہ اول و ثانی

اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے مردود کر دے۔ جسے چوچاہے نہ اور جو چاہے
 چھین لے۔ وہ جو کچھ کرتا ہی یا کرے گا عدل و انصاف ہی ظلم سے پاک و صاف ہو۔
 نہایت بلند و بالا ہو۔ وہ سب کو محیط ہے اُس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا نفع و ضرر اُس
 کے ہاتھ میں ہیں مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہی اُس کی مشیت اور ارادہ
 کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا مگر اچھے پر خوش ہوتا ہی اور بُرے سے ناراض۔ اُس کی رحمت
 ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہی اللہ عزوجل پر ثواب یا عذاب
 یا بندے کے ساتھ لطف یا اُس کے ساتھ وہ کرنا جو اُس کے حق میں بہتر ہو سچہ واجب
 نہیں مالک علی الاطلاق ہی جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے ہاں اُس نے
 اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہی کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بقضائے
 عدل کفار کو جہنم میں اور اُس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں۔ اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ
 کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرمادے گا عقیدہ اُس کے
 ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہیں خواہ ہو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اُس کے فعل کیلئے غرض نہیں کہ
 غرض اُس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے نہ اُس کے فعل کے لیے
 غایت کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہی اور نہ اُس کے افعال علت و سبب کے محتاج
 اُس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسببات کو اسباب سے ربط
 فرمادیا ہے آنکہ دیکھتی ہو کان سُنتا ہی آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا ہو وہ چاہے
 تو آنکہ سنے کان دیکھے پانی جلائے آگ پیاس بجھائے نہ چاہے تو لاٹھ آنکھیں
 ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے کس قہر کی
 آگ تھی حسین ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کافروں نے ڈالا کوئی پاس جاسکتا تھا

بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اُس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی عقیدہ قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنی آپ دلیل ہو کہ خود اعلان کے ساتھ کہ رہا ہو وانکنتم فریب مما نزلنا علی عبدنا فانتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقين فان لم تفعلوا ولزتم فاعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين اگر کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اسکی مثل کوئی چھوٹی سورت کہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہے جو کافروں کے لیے طیار کی گئی ہو لہذا کافروں نے اسکے مقابلہ میں جو توط کو دشمنین کہیں مگر اسکے مثل ایک سطر نہ بنا سکے نہ بنا سکیں مسئلہ اگلی کتاب میں انبیاء کی کوزبانی یاد ہو تین قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمان کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے عقیدہ قرآن عظیم کی سات قرآتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں اس میں اُمت کیلئے آسانی یہ ہو کہ جسکے لیے جو قرأت آسان ہو پڑھے اور حکم یہ ہو کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے وہی قرار پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم ہر وایت حفص کہ لوگ ناواقف سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہو گا عقیدہ قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے یو ہیں قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیت کو منسوخ کر دیا عقیدہ نسخ کا مطلب یہ ہو کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کیلئے

کتابین اُتارین اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام
 زبور حضرت داود علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن عظیم کہ سب
 افضل کتاب ہے سب افضل رسول حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر کلام الہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے
 اُس میں ثواب زیادہ ہے ورنہ اللہ ایک اُسکا کلام ایک اُس میں افضل و مفضل کی
 گنجائش نہیں عقیدہ سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں
 اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوگی کہ انکی کتابوں
 کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی اُن سے اُسکا حفظ نہ ہو سکا کلام
 الہی جیسا اُترا تھا اُنکے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا بلکہ اُنکے شریروں نے تو یہ کیا کہ
 اُن میں تحریفین کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہذا جب کوئی بات
 اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم
 اُسکی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیگے کہ یہ اُنکی تحریفات سے ہے اور
 اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اُس بات کی نہ تصدیق کریں
 نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ امنت باللہ وملئکتہ وکتابہ ورسلاہ اللہ اور اُسکے
 فرشتوں اور اُسکی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے عقیدہ چونکہ یہ دین
 ہمیشہ رہنے والا ہے لہذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی
 فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَّا لَاحْفَظُوْنَ بِشَيْكِهِم نِعْمَ الْقُرْآنُ اَمَّا اُوْرَشَلِمْ
 ہم اُسکے ضرور نگہبان ہیں لہذا اس میں کسی حرف یا نقطے کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام
 دنیا اُسکے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں

الفضل العظیم اور جو اسے کسی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے نبوت تک پہنچ سکتا ہو کافر ہے عقیدہ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز نہ مانے کافر ہو عقیدہ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہو اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں آما مومن کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمت انبیاء کے معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ آئی کا وعدہ ہو لیا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہو بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ جلّ انھیں محفوظ رکھتا ہو ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں عقیدہ انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعثِ نفرت ہو جیسے کذبِ خیانت و جمل و غیرہ با صفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وہا مہنت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجمل معصوم ہیں اور کبار سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعویضاً سے بھی قبل نبوت و بعد نبوت معصوم ہیں عقیدہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کیلئے جتنے احکام نازل فرمائے انھوں نے وہ سب پہنچائے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی جہ سے نہ پہنچایا کافر ہو عقیدہ احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سو و نسیان بحال عقیدہ ان کے جسم کا برصِ جذام وغیرہ ایسے امراض جو جسے تنفر ہوتا ہو پاک ہونا ضروری عقیدہ اللہ عز و جل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیبتِ اطلاقِ عدی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کو پیش نظر ہو مگر یہ علم غیب کی انکو ہو اللہ کے دیے سے ہو لہذا انکا علم عطائی ہو اور علم عطائی اللہ عز و جل کے لیے محال ہو کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہو انہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہ وسلم سے مطلق

ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جانا کہ یہ حکم غلام وقت تک کیلئے ہی جب وہ میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتہً دیکھا جائے تو اُسکے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکام الہیہ سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں عقیدہ قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہہ کہ انکا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا متشابہہ کی تلاش اور اُسکے سننے کی کنکاشس وہی کرتا ہے جسکے دل میں کجی ہو عقیدہ وحی نبوت انبیاء کیلئے خاص ہے جو اُسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہو اُسکے جھوٹے ہونیکا احتمال نہیں ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے تین کوئی بات القا ہوتی ہے اسکو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القامین جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کے لیے ہوتی ہے عقیدہ نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے محل کر سکے بلکہ محض عطائے الہی ہی کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاقِ زویلہ سے پاک اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے منزین ہو کر حملہء مدافع ولایت طوکر چلتا ہے اور اپنے نسب جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں بیزبسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو اُسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہو کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُسکے لاکھوں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی اللہ اعلم حیث یجعل رسلہ۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو

کفر ہے عقیدہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صحیح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض
 کا نہیں جنکے اسمائے طیبہ بالتقریح قرآن مجید میں ہیں وہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام
 حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت
 اسحق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ
 علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام
 حضرت ہود علیہ السلام حضرت داود علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت
 ایوب علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام
 حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ذوالکفل علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضور
 سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عقیدہ حضرت آدم علیہ السلام
 کو اللہ تعالیٰ نے بے مان باپ کے شئی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسما و
 مسماات کا علم دیا لہذا کہ کو حکم دیا کہ انکو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان کہ از قسم
 جبر تھا مگر بہت برا عابد زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملک میں اسکا شمار تھا لہذا نکارش آیا
 ہمیشہ کے لیے مردود ہوا عقیدہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا
 وجود تھا بلکہ سب انسان انھیں کی اولاد ہیں اسبوجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں
 یعنی اولاد آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے
 باپ عقیدہ سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول
 جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انھوں نے سارے نوسو برس ہدایت

علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآنِ عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں اَفَتُؤْمِنُونَ
بِبَعْضِ الْكِتَابِ تَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ یعنی قرآنِ عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور
بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء
علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہو انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی اثبات
دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی سہ ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہوا اثبات عطا کی گئی کہ
انبیاء ہی کی نمایان شان ہوا اور مسانی الوہیت اور یہ کہنا کہ سرفورہ کا علم ہی کیلئے ناجائز تو
خالق مخلوق کی مسابقت لازم آئیگی اعلیٰ علیٰ خلق کہ مساوات توجہ لازم آئے کہ اللہ عزوجل کیلئے بھی
اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہہنا مگر کافر۔ ذراتِ مائتہ متناہی ہیں اور اس کا
علم غیر متناہی ورنہ جبل لازم آئیگا اور یہ محال کہ خدا جل سے پاک نیز ذاتی و عطا کی
فرق بیان کر لیں یہی مساوات کا لازم دینا صراحتہ ایمان و اسلام کے خلاف ہے
کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود
میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں
مساوی کہنا صحیح کفر کھلا شرک ہو۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے آئے ہی
ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذابِ ثواب غیب نہیں تو اود کیا ہیں ان کا منصب ہی
یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام
غیب ہو۔ اولیاء کو بھی علمِ غیب عطا ہی ہوتا ہی مگر بواسطہ انبیاء کے عقیدہ انبیاء کو لازم
تمام مخلوق پہا تک کہ رسل ملکہ سے فضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی
نبی کی برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے فضل یا برابر بتائے کافر ہے
عقیدہ نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تلمذ فرض ہے کسی نبی کی لدنی تو ہیں یا مکمل

ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت
 صالح علیہ السلام کا ناقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید نبیہ
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کورھی کو اچھا
 کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں عقیدہ جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت
 کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر
 نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہیگا فائدہ نبی سے جرات خلاف
 عادت قبل نبوت ظاہر ہو اسکو اور اہل کتب کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو
 اسکو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اسے مونوت کہتے ہیں اور میاں
 فجار یا کفار سے جو انکے موافق ظاہر ہو اسکو استدراج کہتے ہیں اور انکے خلاف
 ظاہر ہو تو امانت ہو عقیدہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات
 حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہان چاہیں آتے جاتے ہیں
 تصدیق وعدہ الہیہ کے لیے ایک آن کو انہر موت طاری ہوئی پھر یہ منظور زندہ ہو گئے
 انکی حیات حیات شہدائے بہت ارفع و اعلیٰ ہو فلہذا شہید کا ترک تقسیم ہوگا اسکی ولی
 بعد موت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہ دن یہ جانے نہیں یہاں تک جو بقائے
 بیان ہوئے ان میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں اب بعض وہ امور جنہی سلی شہر
 اعلیٰ علیہم السلام کے خصائص میں ہیں بیان کیے جاتے ہیں عقیدہ اور انبیاء کی اہمیت
 خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضرت ماقدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان
 و جن و ملک و حیوانات و جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ
 حضور کی اطاعت فرض ہوئی ہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری عقیدہ

فرمانی انکے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزاکرتے اتنے
عرصہ میں کنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں
مٹ دھرمی اور کفر سے باز آئیں گے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور انکے ہلاک کی
دعا کی طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ کنتی کے مسلمان اور ہر جانو کا
ایک ایک جوڑا کشتی میں لیلیا گیا تھا بچکے عقیدہ انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں
کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے
خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہو اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہذا یہ اعتقاد
چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہو عقیدہ نبیوں کے مختلف درجے ہیں
بعض کو بعض پر فضیلت ہو اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا
ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام
کا ان حضرات کو مرسلین الوالعزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و
مرسلین انس و ملک جن و جمیع مخلوقات الہی سے افضل ہیں جب طح حضور تمام رسولوں
کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلاشبہ حضور کے صدقہ میں حضور کی امت تمام امتوں
سے افضل عقیدہ تمام انبیاء اللہ عزوجل کے حضور عظیم و جاہت و عزت و ولے میں
ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چورھے چار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ
کفر ہے عقیدہ نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے
صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو
اُسکے مثل کی طرف بلاتا ہوا اللہ عزوجل اُسے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی

ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا عقیدہ تمام مخلوق
 اولین و آخرین حضور کی نیاز مند ہو یا شک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
 عقیدہ قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہو کہ
 جب تک حضور رفع باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ
 حقیقتہً جتنے شفاعت کہنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے
 اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ
 مومن کا فرض طبعی عاصی سب کے لیے ہو کہ وہ انتظار حساب جو سخت ہانگنا ہوگا جس کے
 لوگ تنائیں کریں گے کہ کاش جس جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار
 سے نجات پاتے۔ اس بلا کھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بولت ملیگا جس پر اولین و آخرین
 موافقین و مخالفین مومنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے اسی کا نام مقام
 محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں
 داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت
 اولین و رسول کے علم میں ہیں بہت سے وہ ہونگے جن کا حساب ہو چکا ہے
 اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم
 سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں کی تخفیف
 عذاب فرمائیں گے عقیدہ ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہی شفاعت
 بالوجاہتہ شفاعت بالہیۃ شفاعت بالاذن الہی میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا
 جو گمراہ ہے عقیدہ منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا حضور فرماتے ہیں صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم اعطیت الشفاعۃ اور انکار فرماتا ہوں واستغفر لذنوبک

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملکہ و انوار و نور و عز و جلال و حیالات و جلالت
 غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان عقیدہ
 حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عز و جل نے سلسلہ نبوت حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے
 زمانہ میں یا بعد کوئی نیابتی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد
 کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کا فریہ عقیدہ حضور فضل جمیع مخلوق الہی
 ہیں کہ اور وہ کوفرو وافر داجو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے
 اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات سے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اور وہ کو جو کچھ ملا
 حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے وصیت اقدس سے طالب کمال اس لیے کمال ہوا
 کہ حضور کی صفت ہی اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل
 و اکمل ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی
 صفت بن کر خود کمال و کامل ہو گیا کہ جسم میں لیا ہے کہ مکمل ہو جانے۔
 عقیدہ محال ہے کہ ~~مکمل ہو جانے~~ مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا
 مثل بتائے گمراہ ہو یا کافر عقیدہ حضور کو اللہ عز و جل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ
 سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق نے رضائے مولیٰ ہو اور اللہ عز و جل طالب
 رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عقیدہ حضور کے خصائص سے
 معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساقون آسمان اور کرکے
 و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف
 لیگئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو بھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور
 حال اتنی عیش و سرور دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام

مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادت میں بھی ہمیں نور ہی کے صدقہ میں ملے۔ دوسری حدیث اسکی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے بھاڑ بھاڑ کر اُسکے سوراخ بند کر دیے ایک سوراخ باقی رہ گیا اُس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لے گئے اور اُنکے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اُس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا اُس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا اُنھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرہ انور پر گریسے چشم مبارک کھلی عرض حال کیا حضور نے لعاب ہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اُسی سے شہادت پائی ۵

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ میں	اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
---------------------------------	---------------------------------

سچقیدہ حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اُسی طرح فرض تھم ہو جب حضور کا ذکر آئے تو کمال خشوع و انکسار بادبُسنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہو اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم و آلہ الکرام و صحبہ العظام و بارک و سلم اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اُسکے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہو اور محبت کی یہ بھی علامت ہو کہ آل و اصحاب مہاجرین

و ملاؤ منین و المومنت مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام
 مومنین و مومنات کے گناہوں کی اور شفاعت کس کا نام ہو اللہ امر زنا شفعاً
 حبیبک الکرم یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى اللہ بقلب سلیم
 شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہونے لگے ہوں
 آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ لیا ہونگے عقیدہ حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان
 اسی محبت ہی کا نام ہو جتنا حضور کی محبت مان باپ اولاد اور تمام جہان سے
 زیادہ نہ ہو آدمی سلمان نہیں ہو سکتا عقیدہ حضور کی اطاعت عین طاعت
 الہی ہے طاعت الہی بے طاعت حضور ناممکن ہو یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز
 میں ہوا و حضور اسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہوا و یہ شخص
 کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہی اس سے نماز میں کوئی
 خلل نہیں عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت
 جزو ایمان و رکن ایمان ہو اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہو اسکی محبت
 کا پتا اس حدیث سے چلتا ہو کہ غزوہ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھکر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر مبارک
 رکھکر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت
 جارہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤن تو شاید خواب کا کیناں میں خلل لگے زانو نہ ٹھیلایا
 یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال
 عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر دوبارہ
 لگیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی تہلیل و تسلیم نماز عصر

محروم رہے تمام زمین انکی ملک ہی تمام جنت انکی جاگیر ہے ملکوت اسماوات و الارض حضور کے زیر فرمان۔ جنت و نار کی کنجیان دست اقدس میں دیدی گئیں سزدق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہوا حکام تشریع حضور کے قبضہ میں کر دیے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جسکے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مقرر فرما دیں عقیدہ سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملتا رہتا ہے شاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا حضور نبی الانبیاء میں اور تمام انبیاء حضور کے امتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ عز و جل نے حضور کو اپنی ذات کا منظر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا یا بنیمن ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں

كالشمس فی وسط السماء ونورها یغشی البلاد مشارقا ومغارباً

مگر کور باطن کا کیا علاج ؟

چشمہ آفتاب را چہ گناہ	کر نہ بیند بروز شیرہ چشم
-----------------------	--------------------------

مسئلہ ضروریہ۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں انکا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہوا ورنہ کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ غراو جل انکا مالک جو جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اُسکے پیارے بندے ہیں۔ اپنے رب کیلئے جس قدر چاہیں تو نفع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سنہ نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے تو مرد و مہذب گاہ ہو پھر اُنکے یہ افعال جنکو ذلت و لغزش سے تعبیر

و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے
اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیون نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس
دعوے میں جھوٹا ہو کیا تمکو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب
عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول
سے بھی محبت ہو اور اُنکے دشمنوں سے بھی الفت ایک کو اختیار کر کہ ضدین سمع
نہیں ہو سکتیں چاہے جنت کی ماہ چل یا جہنم کو جائز علامت محبت یہ ہو کہ شانِ اقداس
میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں
کم تعظیسی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا
نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ اگر وہ غیظ
کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست
جیسے ناز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے بہت قریب
نہ جائے نہ اُدھر اُدھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا حشر
اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال کو کون
سے دریافت کرے اور اُنکی پیروی کرے عقیدہ حضور کے کسی قول و فعل و عمل و
مالت کو جو بنظرِ حقارت دیکھے کافر ہو عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہاں حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں
کریں جسے جو چاہیں دین جس سے جو چاہیں واپس لیں تمام جہاں میں اُنکے حکم کا
پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہاں اُنکا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے
محکوم نہیں تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے علاوہ ہیبت سے

متعلق صور ہو گئے اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملکہ انجام دیتے ہیں
عقیدہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت **عقیدہ** ان کو قدیم ہوتا یا خالق جانتا کفر ہے
عقیدہ انکی تعداد وہی جانتے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُس کے بتائے سے اُسکا
 رسول چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبریل و میکائیل - اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام
 اور یہ سب ملکہ پر فضیلت رکھتے ہیں **عقیدہ** کسی فرشتہ کی ساتھ دنی گستاخی کفر ہے
 جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا
 یہ قریب جگہ کفر ہے **عقیدہ** فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی
 قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی کہ جو شکل چاہیں بنائیں
 انکی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں انکے شریروں کو شیطان کہتے ہیں یہ سب انسان
 کی طرح ذی عقل و ارواح و اجسام والے ہیں ان میں تو والد و تناسل ہوتا ہے کھاتے
 پیتے جنتے مرتے ہیں **عقیدہ** ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی مگر انکے کفار
 انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاجر
 بھی سستی بھی ہیں بد مذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے
 زیادہ ہے **عقیدہ** انکے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے

عالم برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جسکو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور
 قیامت کے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس

کیا جائے ہزار ہاکم و مصلح پر مبنی شہداء با فوائد و برکات کی مٹہ ہوتی ہیں ایک لغزش
 ایسا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اُترتے دنیا آباد
 نہ ہوتی نہ کتابین اُترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے نہ لاکھوں کروڑوں مشوہات کے
 دروازے بند رہتے اُن سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا تیج مبارک و ثمرہ
 طیبہ ہے بالجملہ انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی لغزش من و توکس شمار میں ہیں یقیناً
 کی حسنات سے افضل و اعلیٰ جو حسنات الابرار سیات المقربین۔

کامیان

فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں
 بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں
 عقیدہ وہ وہی کہہ سکتے ہیں جو حکم الہی ہو خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے
 نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاً وہ اللہ کے موصوم بندے ہیں ہر قسم کے عفا و کبار
 سے پاک ہیں عقیدہ اُن کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیاء
 کرام کی خدمت میں وی لانا کسی کے متعلق پانی برسانا کسی کے متعلق ہوا چلانا
 کسی کے متعلق روزی پہنچانا کسی کے ذمہ مان کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا
 کسی کے متعلق چن انسان کے اندر تصرف کرنا کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے
 حفاظت کرنا کسی کے متعلق ڈاکرین کا جمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا کسی
 کے متعلق انسان کے نامہ اعمال لکھنا بہتوں کا دربار رسالت میں حاضر ہونا
 کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ و سلام پہنچانا بعضوں کے متعلق مردوں
 سے سوال کرنا کسی کے ذمہ قبض روح کرنا بعضوں کے ذمہ خدا سب کرنا کسی

جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہی جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے پہچانتے اُن کی بات سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں اُسکی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا ائمہ کرام فرماتے ہیں ان النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالمالا الاعلیٰ وتروی وتسمع الكل کالمشاهد یشک پاک جانیں جب بدن کے علائقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں حدیث میں فرمایا اذا مات المؤمن یخلى سر به یسرح حیث شاء جب سلا مرنے سے اُسکی راہ کھول دی جاتی ہو جہانِ چاہے جائے شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں روح راقرب بعد مگالی کیساں ست کافرون کی خبیث رو میں بعض کی اُنکے مگرٹ باقبر پر رہتی ہیں بعض کی چاہ بیہودت میں کہ میں ہیں ایک نالا ہی بعض کی پہلی دوسری ساتویں میں تک بعض کی اسکے بھی نیچے چین میں اور وہ بھی کہیں ہو جو اُسکی قبر یا مگرٹ پر گزرے اُسے دیکھتے پہچانتے بات سنتے ہیں مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں عقیدہ یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہو خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جسکو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اُسکا ماننا کفر ہے عقیدہ موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا میں یہ کہ روح مرجاتی ہو جو روح کو فنا مانے بد مذہب ہی عقیدہ مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اُسکے کلام کو عوامِ حق اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔ عقیدہ جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اُسوقت اُسکو قبر دہاتی ہو اگر وہ مسلمان ہے تو اُسکا دانا ایسا ہوتا ہی جیسے ان پیار میں اپنے بچے کو زور سے چٹا لیتی ہے

دنیا سے بہت بڑا ہی دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہو جو ان کے پیٹ کے ساتھ
 دنیا کو۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف عقیدہ ہر شخص کی جتنی زندگی
 مقرر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے
 اس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لیے آتے ہیں اور اُس شخص
 کے دہنے بائیں جہان تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے
 اُس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دہنے بائیں عذاب کے
 اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر
 اس وقت کا ایمان معتبر نہیں اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ
 چیزیں مشاہد ہو گئیں عقیدہ مرنیکے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ
 باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزر گی روح ضرور اُس
 آگاہ و متاثر ہوگی جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اُس سے زائد دنیا میں
 ٹھنڈا پانی سرد ہوا نرم فرش لذت کھانا سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر رحمت
 و لذت روح کو پہنچتی ہے اور اس کے مکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور
 کلفت و اذیت روح پاتی ہے اور روح کے لیے خاص اپنی راحت و الم کے
 الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہ ہی سب مالتیں برزخ میں
 ہیں عقیدہ مرنیکے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے
 بعض کی قبر پر بعض کی چاہ زمزم شریف میں بعض کی آسمان وزمین کے میان بعض
 کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں بھی بلند اور بعض
 کی رو میں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی علیٰ علیین میں مگر کہیں مومن اپنے

دو طاقوت ہے یہ غوام کے لیے نمودار ہو اور عوام میں اُسکے لیے جنگو تھا ہے ورنہ سمیت
 حسب مراتب مختلف ہو بعض کے لیے نشر شرارت تھی چڑھی اور بعض کے لیے جتنی وہ
 چاہے زیادہ جتنی کہ جہان تک نگاہ پہنچے اور مصافحہ میں بعض پر عذاب بھی ہو گا اُن کی
 معصیت کے لائق پھر اُسکے پیرانِ عظام یا مذہب کے امام یا اور اولیائے کرام
 کی شفاعت یا معصیت سے جب وہ چاہے کائناتِ باین گئے اور بعض نے کہا
 مومن ماضی پر عذاب قبر شب جمعہ آئے تاکہ ہو اُسکے آئے ہی اٹھالیا جائیگا واللہ
 تعالیٰ اعلم ہاں یہ حدیث سے ثابت ہو کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان
 مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا سوالِ نکیر میں وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور یہ
 ہوا رشا و مہر کہ اُسکے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے یہ یوں ہو گا کہ پہلے اُس کے
 بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے جسکی لپٹ اور جلن اور گرمی اور
 سخت بدبو آئیگی اور معاند کر دیں گے اُسکے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی
 کھولیں گے اور اُس سے کہا جائیگا کہ اگر تو ان سوالوں کے معجم جواب نہ دیتا تو تیرے
 واسطے وہ تھی اور اب یہ ہو تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جائے کہ کیسی بلا و عظیم
 سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی اور منافق کے لیے اسکا مکس ہو گا پہلے جنت
 کی کھڑکی کھولیں گے کہ اُسکی خوشبو عذک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا اور معاند
 بند کر دیں گے اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے کہ اُس پر اس بلا سے عظیم کے ساتھ
 حسرتِ عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانکر یا انکی شانِ رفیع
 میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی اور کیسی آفت پائی۔ اور اگر مُردہ منافق ہے
 تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا کہ ہا ہا ہا لا لا مر ہی افسوس مجھے تو کچھ

اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دہائی ہو کہ اور ہر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی
 اُدھر ہو جاتی ہیں عقیدہ جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں
 وہ اُنکے جوتوں کی آواز سننا ہو اُسوقت اُسکے پاس دُور فرشتے اپنے دانٹوں سے
 زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اُنکی شکلیں نہایت ڈرونی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں اُنکے
 بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دِگ کی ہر اہر اور شعلہ زن ہیں اور
 اُنکے مہیب بال سر سے پائوں تک اور اُنکے دانٹ کئی ہاتھ کے جن سے زمین جبر
 پڑے آئین گئے اُن میں ایک کو سکر دوسرے کو کیر کہتے ہیں مُردے کو جھنڈتے اور
 جھٹک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ گرجت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا
 سوال مَرْتَرِ بَکَا تیرا رب کون ہو دوسرا سوال مَا دُیْتَلَق تیرا دین کیا ہے تیسرا
 سوال مَا کُنْتَ تَقُولُ فِيْ هَذَا الرَّجُلِ اُنکے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔ مُردہ مسلمان
 ہے تو پہلے سوال کا جواب دیکھا مَرْتَرِی اللہ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا جواب
 دیکھا دُیْتَلَقِیْ سَلام میرا دین اسلام ہے تیسرے سوال کا جواب دیکھا دُیْتَلَقِیْ سَلام
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں
 وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا کہ یہ گامین نے اللہ کی کتاب پڑھی اُس پر ایمان لایا اور
 تصدیق کی بعض روایتیں میں آیا کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا
 کہ تو یہی کہنے کا اُسوقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا
 اسکے لیے جنت کا بچھنا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لیے جنت کی کھڑکی
 ایک دروازہ کھول دو جنت کی لُیسم اور خوشبو اُسکے پاس آتی رہیگی اور جہانک نگاہ
 پھیلے گی وہاں تک اُسکی قبر کشادہ کر دی جائیگی اور اُس سے کہا جائیگا کہ تو جو جیسے

جمع فرما کر اس پہلی ہیئت پر لا کر انھیں پہلے اجزائے ارضیہ پر
 کہ محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا
 اسکا نام حشر ہے عذاب تنجیم کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے عقیدہ مردہ اگر قبر میں
 دفن نہ کیا جائے تو وہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اس کو وہیں سوا
 ہونگے اور وہیں ثواب یا عذاب اسے پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے
 پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا **مسلمہ** انبیاء علیہم السلام اور
 اولیائے کرام و علمائے دین شہداء و حافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں وہ
 وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جو جسم جسے کبھی اللہ عزوجل کی سعادت کی
 اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں انکے بدن کو مٹی نہیں
 کھا سکتی شیخ شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے گا مگر کہ
 مٹی میں مل گئے گمراہ بدوین خبیث مرکب تو ہیں ہے۔

معاذ و حشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب کی پناہ بنوئے زمین صرف ایک اللہ تعالیٰ
 کے لیے ہمیشگی و بقا ہو دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوگی۔
 (۱) تین خست ہو گئے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دوسرا
 مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں (۲) علم اٹھ جائیگا یعنی علماء اٹھائے جائیں گے یہ
 مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور انکے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (۳) جہل کی
 کثرت ہوگی (۴) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بیماری کے ساتھ زنا ہوگا جیسے
 کہ سے جنتی کھاتے ہیں بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا (۵) مرد کم ہونگے

معلوم نہیں کنت اسمع الناس بقولون شیئاً فاقول میں لوگوں کو کچھ کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا اسوقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکاریگا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا جھوٹا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اس کی گرمی اور لپٹ اسکو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو اندھے اور بہرے ہونگے ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اس ہتھوڑے سے اسکو مارتے رہیں گے نیز سانپ اور بھینس اسے غذا پہنچاتے رہیں گے۔ نیز اعمال اپنے مناسب شکل میں شکل ہو کر کتیا یا بھیر پایا اور شکل کے بنکر اسکو ایذا پہنچائیں گے۔ اور نیکیوں کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت میں متشکل ہو کر انیس دین گئے عقیدہ عذاب قبر حق ہے اور یومین خیمہ قبر حق ہے اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں جیسا کہ اوپر گزرا جسم اگر چمکل جائے جل جائے خاک ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے وہ مودعہ عذاب ثواب ہوں گے اور انھیں پر روز قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائیگی وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریشہ کی ہڈی میں جسکو عجب الذنب کہتے ہیں کہ نہ کسی خوردبین نظر آ سکتے ہیں آگ انھیں جلا سکتی ہے نہ زمین انھیں کھا سکتی ہے وہی تخم جسم میں ولہذا روز قیامت روحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا نہ جسم گہرین بالائی زائد اجزا کا ٹکٹنا بڑھا جسم کو نہیں بدلتا جیسا بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی میل جوان بیاہری میں گل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے پھر نیا گوشت پوست اگر مثل سابق ہو جاتا ہے ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا یومین روز قیامت کا عود و جہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا رکھ ہو گئے ہوں ان کے فوٹے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں سب عز و جل انھیں

روئے زمین کا گشت کرے گا چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور
دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتے کے برابر اور باقی دن چوبیس
چوبیس گھنٹے کی ہونگے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سر کرے گا جیسے بادل جسکو ہوا اڑاتی
ہو اسکا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اسکے ہمراہ ہونگی جبکا نام
جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائیگا یہ بھی جائیگی مگر جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی
وہ حقیقت آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرم کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعو
کرے گا جو ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں
داخل کرے گا مگر دوسے جگہ ایسا زمین کو مکہ دے گا وہ سب سے آگاہی آسمان سے پانی برساتے
آوران لوگوں کے جانور بے چورے خوب لیارا اور دودھ والے ہو جائیں گے
اور ویرانے میں جائیگا تو وہاں کے دھننے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل
اسکے ہر جگہ جائیں گے اسی قسم کے بہت سے شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں
یہ سب جادو کے کرشمے ہونگے اور شیاطین کے تماشے جنکو واقعیت سے کچھ
تعلق نہیں اسی لیے اسکے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا
حریم شریفین میں جب جانا چاہیگا ملک اسکا موافق پھر دین گے البتہ مدینہ طیبہ میں
تین روزے آئیں گے کہ وہاں حلوگ بنطامر سلطان بنے ہونگے اور دل میں کافر
ہونگے اور وہ جو عظیم الہی میں دجال پر ایمان لائے کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے
خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اسکے فتنہ میں مبتلا ہونگے دجال کے ساتھ
یہود کی فوجیں ہونگی اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا کفر یعنی کافر جسکو ہر مسلمان ٹھیکہ
اور کافر کو نظر نہ آئیگا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھر کر ملک شام کو جائیگا آخرت

اور عورتیں زیادہ یہ سنان تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔
 (۶) علاوہ اُس بڑے دجال کے اور تیس دجال ہوں گے کہ وہ سب دعویٰ نبوت
 کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی جن میں نصف گزر چکے جیسے مسیح کہ اب طلحہ بن خولید
 اسد و فسی سبحان عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی علام احمد قادیانی وغیرہم اور جو باقی
 ہیں ضرور ہوں گے (۷) مال کی کثرت ہوگی نہ فرات اپنے خزانے کھول دیں گی کہ وہ
 سونے کے پہاڑ ہوں گے (۸) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نرس ہو جائیں گی
 (۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹی میں انگار لینا یا ناک کہ آدمی
 قبرستان میں جا کر تنہا کریگا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا (۱۰) وقت میں برکت
 نہ ہوگی یا ناک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینا مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن
 کے اور دن ایسا ہو جائیگا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی ہو
 جلد جلد وقت گزرے گا (۱۱) زکاۃ دینا لوگوں پر گران ہوگا کہ اسکو توان سمجھیں گے
 (۱۲) علم دین پر مہین گے مگر دین کے لیے نہیں (۱۳) مرد اپنی عمرت کا سطح ہوگا
 (۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کریگا (۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور
 باپ سے جدائی (۱۶) مسجد میں لوگ چلائیں گے (۱۷) گانے باج کی کثرت
 ہوگی (۱۸) اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے انکو برا کہیں گے (۱۹) درندے
 جانور آدمی سے کلام کریں گے کوڑے کی معنی ہوتے کا تسمہ کلام کریگا اس کے
 بازار جانیکے بعد جو کچھ گھر میں ہوتا نیکیا بلکہ خدا نسا کی زبان اُسے خبر دیگی (۲۰) بیل
 لوگ جنگلوں کا کثیر باؤن کی جو میان سمیب نہ تعین بڑے بڑے محلوں میں فخر
 کریں گے (۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طہیین کے سوا تمام

وہ اٹھا کر کریں گے، دفعۃً غیب سے ایک آواز آئیگی، ہَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهَكَّمُ فَاسْمَعُوا
 لَهُ وَاطِيعُوا، یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو، تمام لوگ اُنکے
 دست مبارک پر بیعت کریں گے، وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک شام کو تشریف
 لیجاؤں گے، بعد قتل و جال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ
 طور پر لیجاؤ، اسلئے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے جسے لڑنے کی کسی کو طاقت
 نہیں (۲۴) یا جوج و ماجوج کا خروج مسلمانوں کے کوہ طور پر جائیکے بعد یا جوج
 و ماجوج ظاہر ہونگے، یہ اسقدر کثیر ہونگے کہ انکی پہلی جماعت بحیرہ طہر پر (جسکا طول
 دس میل ہوگا) جب گزرے گی اُسکا پانی پیکر اس طرح سکھا دیگی کہ دوسری جماعت بڑھائی
 جب آئیگی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا پھر دنیا میں فساد و قتل و غارت سے فرصت
 پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو قتل کر لیا، آؤ اب آسمان والوں کو قتل
 کریں، یہاں اپنے تیر آسمان کی طرف بھینکیں گے خدا کی قدرت کہ اُنکے تیر اوپر سے
 غن آلودہ کریں گے، چہ اپنی انھیں حرکتوں میں مشغول ہونگے اور وہاں پہاڑ پر
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے مصور ہونگے، یہاں تک کہ اُنکے
 نزدیک گائے کے سر کی وہ وقت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سوا اثربوین کی
 نہیں، اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے
 اللہ تعالیٰ اُنکی گردنوں میں ایک قسم کے کٹیرے پیدا کر دیگا کہ ایک دم میں سب کے سب
 مرجائیں گے، اُنکے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے، پھر کہیں گے
 کہ تمام زمین اُنکی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے ایک بالشت زمین بھی ملانی
 نہیں، اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے
صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت امام مہدی کو کہ اس
جہالت میں موجود ہونگے امامت کا حکم دین گے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ
نماز پڑھائیں گے وہ تعین و جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے
پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور انکی سانس کی خوشبو مدینہ تک
پہنچے گی وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اسکی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے
وہ جہنم واصل ہوگا (۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اسکی مختصر
کیفیت اور پر معلوم ہو چکی آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی
شخص دوسرے کو مال دیگا تو وہ قبول نہ کریگا نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد
آپس میں بالکل نہ ہوگا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو
قتل کرینگے تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب نیرایان لائینگے تمام جہاں
میں دین ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت و جماعت سانب سے
کھیلیں گے اور شیر اور کبریٰ ایک ساتھ چریں گے چالیس برس تک اقامت فرمائیں گے
نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضہ انور میں دفن ہونگے (۲۳) حضرت
امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اسکا اجمالی واقعہ یہ ہو کہ دنیا میں جب
جگہ کفر کا تسلط ہوگا اسوقت تمام اہل بلکہ تمام اولیا سب جگہ سے منکر حرمین شریفین
کو جہت کر جائیں گے صرف وہیں اسلام ہوگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائیگی
رمضان شریف کا مہینا ہوگا ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہونگے اور حضرت امام
مہدی بھی وہاں ہونگے اولیا انھیں پہچانیں گے ان سے درخواست بیعت کرینگے

وہ خوشبودار ہو کر زینگی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائیگی اسکے بعد پھر جائیں
 برس کا زمانہ ایسا نرنگا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس برس سے کم عمر کا
 کوئی نہ رہیگا اور دنیا میں کافر ہی کا فروغ ہوگا اللہ کو خواہاں ہوگا کوئی اپنی دیوالیہ نہ ہوگا کوئی
 کھانا کھاتا ہوگا غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے کہ دفعۃً حضرت
 اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع اسکی آواز بہت باز
 نہیگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائیگی لوگ کمان لگا کر اسکی آواز سنیں گے اور پیش
 ہو کر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے آسمان زمین پہاڑ یہاں تک کہ صور اور اسرافیل
 اور تمام ملکہ فنا ہو جائیں گے اُسوقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا وہ
 فرمایگا **مَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ** آج کسکی بادشاہت ہو کہان میں بہارین کہان میں
 متکبرین مگر ہے کون جو جواب دے پھر خود ہی فرمایگا **اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ**
 صرف اللہ واحد تبار کی سلطنت ہو پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیگا اسرافیل کو زندہ
 فرمایگا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی تمام
 اولین و آخرین ملکہ و انس و جن حیوانات موجود ہو جائیں گے حسب پہلے حضور
 انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے برون برآمد ہونگے کہ دست ہاتھ
 میں صدیق اکبر کا ہاتھ بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر
 میدانِ حشر میں تشریف لیجائیں گے عقیدہ قیامت بیشک قائم ہوگی اسکا
 انکار کرنا والا کافر ہو عقیدہ حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا
 ہے جو کہ صرف روح نہیں گن جسم زندہ نہ ہونگے وہ بھی کافر ہے عقیدہ

ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ اُنکی لاشوں کو جہانِ اللہ چاہیگا پھینک آئیں گے اور اُنکے تیر و کمان و ترکش کو مسلمان ساٹ برس تک جلائیں گے پھر اُسکے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑیگی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلون کو اُوکا اور اپنی برکتیں اوگل دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اوٹیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائیں گی اور اُسکے چھلکے کے سائے میں دل آدمی بیٹھیں گے اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا۔

(۲۵) دھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائیگا (۲۶) دابہ الارض کا نکلتا یہ ایک جانور ہے اسکے پاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان علیہما السلام ہونگی عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نیرانی بنائیگا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ و دھبہ اسوقت تمام ظلم و کافر علانیہ ظاہر ہونگے یہ علامت کبھی نہ بولے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائیگا اور جو مسلمان ہی ہمیشہ ایمان پر قائم رہیگا (۲۷) آفتاب کا مغرب طلوع ہونا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اسوقت کا اسلام معتبر نہیں (۲۸) وفات میدان علیہ علیہ السلام کے ایک زمانے کے بعد جب قیام قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی پھلون کے نیچے سے گزرے گی جسکا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائیگی اور کافر ہی کافر رہ جائیگا اور انھیں پر قیامت قائم ہوگی یہ چند نشانیاں بیان کی ہیں جن میں بعض واقعہ ہیں اور کچھ باقی ہیں جنہاں پوری ہونگی اور مسلمانوں کی پھلون کو نیچے سے

چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہو گا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے کمر کمر کسی کے سینے کسی کے گلے تک اور کافر کے تو مونہہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جگر جھینگا جسمیں وہ ڈبکیان کھائیگا اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں زبانیں سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی بغضوں کی زبانیں مونہے سے باہر نکلیں گی دل ابلکر گلے کو آجائیں گے مہر مبتلا بقدر گستاہ تکلیف میں مبتلا کیا جائیگا جس نے چاندی سونے کی زکات نہ دی ہوگی اس مال کو خوب گرم کر کے اسکی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے جس نے جانوروں کی زکات نہ دی ہوگی اسکے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اسپر گزریں گے جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوں اسپر گزریں گے اسی طرح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو و علیٰ ہذا نقیض پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہو گا بھائی سے بھائی جھگڑے گا مان باپ اولاد سے بیچا چھڑائیں گے بی بی بچے الگ جان چرائیں گے ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار کون کس کا مددگار ہو گا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا اے آدم دوزخیوں کی جماعت الگ کر۔ عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے ارشاد ہو گا ہر ہزار سے نو سو سنانوے یہ وقت ہو گا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے محل والی کا محل ساقط ہو جائیگا لوگ ایسے دکھائی دین گے کہ نشہ میں ہیں حالانکہ نشہ میں نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جو غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے ایک ہودو ہون سو ہون ہزار ہون تو کوئی بیان بھی کرے

دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا
یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اُسکے ساتھ روح متعلق کر دیا جائے جو عقیدہ
جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا
ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُن سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اُٹھائے گا
قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناخنہ شدہ
اٹھیں گے کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہو گئے اور کسی
سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دہن ہو گئے کافر مومنہ کے بل جلتا ہوا
میدان حشر کو جائیگا کسی کو ملکہ کھسیٹ کر لیجا میں گے کسی کو آگ جمع کرے گی
یہ میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا زمین اسی ہوا رہو گی کہ اس کنارے
رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارہ سے دکھائی دے اُس دن زمین تاج
کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا راوی حدیث نے فرمایا معلوم
نہیں میل سے مراد سورہ کی سلائی ہو یا میل مسافت اگر میل مسافت بھی ہوتو
کیا بہت فاصلہ ہو کہ اب چار ہزار برس کی ملکہ کے فاصلہ پر ہو اور اس طرف آفتاب
کی پٹھانہ پٹھانہ چھوٹی جب سورہ کے مقابل آجائے گھر سے باہر نکلا دشوار ہو جاتا ہو
اسوقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اسکا منہ اس طرف ہوگا پیش اور گری
کا کیا ہو چھٹا اور اب مٹی کی زمین ہو مگر مریون کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں
رکھا جاتا اسوقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اسکی تابش
کون بیان کر سکے اللہ پناہ میں رہے جیسے کھنڈے ہو گئے اور اس کی کثرت سے
پسینہ نکلے گا کہ تر گز زمین میں جذب ہو جائیگا پھر پسینہ زمین نہلی سکیلی دھواؤ

کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق
 نہیں مجھے اپنی پٹری جو تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس
 پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم اب ہریم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ
 نے مرتبہ غلت سے ممتاز فرمایا ہو لوگ یہاں حاضر ہوئے وہ بھی یہی جواب دینگے
 کہ میں اس کے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہی مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ
 والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے وہاں بھی وہی جواب ملے گا پھر موسیٰ علیہ السلام
 حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے
 کہ میرے کرنا کیا یہ کام نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ بھی
 فرمایا نہ فرمائے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ لوگ عرض
 کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو چکے
 ہاتھ پر فتح رکھی گئی جو آج بخوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں تم محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ ماتم لہیں ہیں وہ آج تمہاری
 شفاعت فرمائیں گے انھیں کے حضور حاضر ہو وہ یہاں تشریف فرما ہیں اب
 لوگ پھرتے پھرتے ٹھوکر پین کھاتے روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر بارگاہ
 بیکیں پناہ ہو کر عرض کریں گے اے محمد اے اللہ کے نبی حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل
 نے قیام رکھا ہے آج حضور مطمئن ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان
 کر کے عرض کریں گے حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال
 کو پہنچے حضور بارگاہ خداوندی میں چاری شفاعت فرمائیں اور ہو اس آفت سے
 نجات دلوائیں جواب میں ارشاد فرمائیں گے انا لہا میں اس کام کے لیے ہوں

ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان اور یہ سب کچھ شکلیفین دو چار
گھنٹے دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن
ہو گا قریب آدم سے گزر چکا ہو اور ابھی تک اہل عشرہ اسی حالت میں ہیں اب
آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈھنا چاہیے کہ ہکوان مصیبتوں
سے رہائی دلائے ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہو کہ آخر کدھر کو جانا ہے یہ بات
مشورے سے قرار پائیگی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ
ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت
سے سرفراز فرمایا انکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے وہ ہکو اس مصیبت سے نجات
دلائیں گے غرض افتان و خیزان کس کس شکل سے اُنکے پاس حاضر ہونگے اور عرض
کریں گے اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دست قدرت سے
بنایا اور اپنی جنمی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملک سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت
میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی کیا آپ دیکھتے
نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے
نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں مجھے آج اپنی جان کی فکر ہو آج رب
عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہو کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے
تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آخر کسکے پاس ہم جائیں فرمائیں گے
نوح کے پاس ہاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے لوگ
اُسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور ان کے
فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت

نسی سے فرمایا گیا ای فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا
اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا انکے علاوہ اور نعمتیں یاد
دلانیگا۔ عرض کریگا ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا پھر فرمایا گیا تو کیا تیرا خیال تھا کہ
مجھ سے ملنا ہی عرض کریگا کہ نہیں فرمایا گیا تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے
عذاب میں چھوڑتے ہیں بعض کافر ایسے بھی ہونگے کہ جب نعمتیں یاد دل کر فرمایا
کہ تو نے کیا کیا عرض کریگا تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا
نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور انکے علاوہ جہا تک ہو سکے گانیک کا
کو ذکر کریگا ارشاد ہوگا تو اچھا تو ٹھہر جا تجھ کو وہ پیش کیے جائیں گے یہ اپنے
جی میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دیکھا اُس وقت اُسکے مونہ پر مہر کر دی جائیگی
اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اُس وقت اُسکی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست
ہڈیاں سب گواہی دیں گی کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے شریک راہے حساب جنت میں داخل
ہونگے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ شریک راہے اور رب عزوجل اُنکے
ساتھ تین جاعتیں اور دیکھا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہونگے اسکا شمار ہی
جانے تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے اس امت میں وہ شخص
بھی ہوگا جسکے نانوائے دفتر گناہوں کے ہونگے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہا تک گنا
پہنچے وہ سب کھو لے جائیں گے رب عزوجل فرمایا گناہ میں سے کسی ام کو تجھے
انکار تو نہیں ہی میرے فرشتوں کو لانا کا تبیں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا عرض کریگا
نہیں ای رب پھر فرمایا گیا تیرے پاس کوئی عذر ہی عرض کریگا نہیں ای رب فرمایا

انا صاحبکم میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہو گئے اور سجدہ کرین گے ارشاد ہو گا یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل تعطلہ و اشفع تشفع ابو محمد اپنا سر اٹھاوا اور کوتھاری بات سُنی جائیگی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملیگا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت مقبول ہے دوسری روایت میں ہے و قل تطع فرماؤ تمھاری اطاعت کی جائیگی پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا یہاں تک کہ جسکے دل میں رائی کے دانے سے کم سے کم بھی ایمان ہو گا اُسکے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اُسکے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اُسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔ اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اولیاء کرام شہداء علماء حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جسکو کوئی منصب دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریگا نابالغ بچے جو مرنے لگے ہیں اپنے باپ ماں کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ عمل کے پاس کچھ لوگ اگر عرض کریں گے ہم نے آپکے وضو کے لیے فلان وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہیگا کہ میں نے آپ کو استنجا کیلئے ڈھیلا دیا تھا علما ان تک کی شفاعت کریں گے عقیدہ حساب حق ہی اعمال کا حساب ہونے والا ہے عقیدہ حساب کا منکر کافر ہے کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائیگا کہ خفیۃً اُس سے پوچھا جائیگا تو نے یہ کیا اور یہ کیا عرض کریگا ہاں اے رب یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لیا اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے۔ فرمایا کہ ہنسنے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بختے ہیں اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاکت

سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہونگے عقیدہ صراطِ حق ہے یہ ایک پل ہو کہ نیشیت جہنم پر نصب کیا جائیگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت میں جانے کا یہی راستہ ہو سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے گزر فرمائیں گے پھر اور انبیاء و مرسلین پھر یہ اُمت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور سب اختلافِ اعمال پل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے بعض تو ایسی تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کونڈا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہو اکی طرح کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہو اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہو یا تھک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائیگا اور پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہونگے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں اگر ا دین گے اور یہ ہلاک ہو ا یہ تمام پل محشر تو پل پر گزرنے میں مشغول مگر وہ بگینا ہ گنہگاروں کا شفیع پل کے کنارے کھڑا ہوا کہاں گریہ و زاری اپنی اُمت مہی کی نجات کی فکر میں اپنے رب کے دھاک رہا ہو تہا ب سَلِّمْ سَلِّمْ اَی اُن گنہگاروں کو بچالے بچالے اور ایک اسی جگہ کیا حضور اُسدن تمام مواطن میں دَوْرہ فرماتے رہیں گے کبھی میزان پر تشریف لیجائیں گے وہاں جسکے حسنات میں کی دھین گے اُسکی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر میں جلو فرما ہین پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہین اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچا یا غرض ہر جگہ اُنھیں کی دو ہائی ہر شخص اُنھیں کو پکارتا اُنھیں سے

ان تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہر اور تجھ پر آج ظلم ہوگا اسوقت ایک پیرچہ
 جس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدا ورسولہ ہوگا نکالا جائیگا
 اور حکم ہوگا تلو اغرض کر گیا اور رب یہ پیرچہ ان دفترون کے سامنے کیا ہو جائیگا
 تجھ پر ظلم ہوگا پھر ایک پتے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ وہ پیرچہ
 اُن دفترون سے بھاری ہو جائیگا۔ باجملہ اسکی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر
 رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے عقیدہ قیامت کے دن ہر شخص کو اسکا
 نامہ اعمال دیا جائیگا نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں کافر
 کا سینہ توڑ کر اسکا بایان ہاتھ اُس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائیگا
 عقیدہ حوض کوثر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا ہے اس حوض
 کی مسافت ایک مہینے کی راہ ہر اسکے کناروں پر موتی کے قتبے ہیں چاروں
 گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں اسکی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی جو اُس کا
 پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ
 اور اُس پر بتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ۔ جو اسکا پانی پیے گا کبھی پیاسا
 نہ ہوگا اُس میں جنت سے دو پرالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی
 کا عقیدہ میزان حق ہے اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تو لے جائیں گے نیکی کا
 پتہ بھاری ہو نیکی یہ معنی ہیں کہ اوپر کو اٹھے دنیا کا سامعہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے
 نیچے کو جھکتا ہے عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل
 مقام محمود و عطا فرمایا کہ تمام اولین و آخرین حضور کی حمد ستائش کرے عقیدہ
 حضور کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جسکو ابوالمحمّد کہتے ہیں تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام

حقیقہ قیامت و بعث و حساب و ثواب عذاب جنت و دوزخ سب کے وہی ہستی ہیں جو مسلمانوں میں شہوتین جو شخص ان چیزوں کو توقع کہے مگر ان کے لئے معنی لکھے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب اپنے بے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا یا حشر فقط روحوں کا ہونا) وہ حقیقہ ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اب جنت و دوزخ کی متعریفیت بیان کی جاتی ہے

جنت ایمان

حضرت ایک مکان پر کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا اس میں وہ نعمتیں جتنی کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر آکا خطرہ گزرا جو کوئی مثال اس کی تعریف میں بیجا لے سھانیکے لیے ہو ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے جو جنت کی کسی چیز کیسا کچھ مناسبت نہیں وہ ان کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف بھاگے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اُس کا دو ٹپا دنیا و مافیہا سے بہتر اور ایک روایت میں یونہی کہ اگر حور ابھی پتھیلی زمین آسمان کے درمیان نکالے تو اُسکے مٹن کی وجہ سے خلا فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دو ٹپا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ناعن بھر خیر دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا لنگن ظاہر ہو تو آفتاب کو روشنی مٹا دے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہو جنت کی اتنی جگہ جمیوں گے کہ سکین دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جنت کتنی وسیع ہو اسکو اللہ و رسول ہی جانتے ہیں

۱۱۔ مسند
جائے علیہ وسلم
عاصی علیہ وسلم
انہیں علی انہوں
تاکہ کہ انہوں
نے اپنے پیغمبر
میں سے اس کے
ذہنی و جسمی
خلافوں میں
خلافوں نے
عالمات میں
عالمات میں
دنوں کی زندگی
میں پیدا ہو گئی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فرمایا کرتا ہے اور اُن کے سوا کس کو پکارے کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے دوسرے کو کیا پوچھے صرف ایک میں میں جن میں اپنی کچھ فکر نہیں اور تمام عالم کا باران کے ذریعے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم اللہم فجنانم احوال

المشربینا ہذا النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلاۃ والتسلیم

امیں یہ قیامت کا دن کہ حقیقت قیامت کا دن ہو جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کے مصائب بے شمار ہونگے مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں اُن کے لیے اتنا بلکا کر دیا جائیگا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نماز فرض میں صرف ہوتا ہو بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طو ہو جائیگا دعا امر الساعۃ لا کلیم البصر او هو اقرب قیامت کا سالہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی کم۔ سب سے عظیم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اُس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہو کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اُس کے ذوق میں مستغرق رہیگا کبھی نہ بھولے گا اور سب سے پہلے دیدار آتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔ یہاں تک تو حشر کے احوال و احوال مختصر بیان کیے گئے ان تمام مرحلوں کے بعد اب اُسے ہمیشگی کے گھر میں جانا ہو کسی کو آرام کا گھر ملیگا جسکی آسائش کی کوئی انتہا نہیں اسکو جنت کہتے ہیں یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جسکی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنم کہتے ہیں عقیدہ جنت و دوزخ حق میں انکا انکار کرنا کافریہ عقیدہ جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزار سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں یہ نہیں کہ اسوقت تک مخلوق نہ ہو میں قیامت کے دن بنائی جائیگی

ہے عقل ہو جاتے ہیں آپے سے باہر ہو کر بیہودہ کہتے ہیں وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منترہ ہو۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذت سے لذت کھانے ملین گے جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھ کر اُس کے گوشت کھانے کو چاہی ہو تو اُس وقت جتنا ہو اُس کے پاس آجائے گا اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوڑے خود ہاتھ میں آجائیں گے اُن میں ٹھیک انداز سے کے ملنے پانی دودھ شراب شہد ہوگا کہ اُن کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ بعد پینے کے خود بخود جہان سے اُسے تھے چلے جائیں گے وہاں نجاست گندگی پانہ پشیا تھوکر ریٹھ کان کا میل بمکا میل اصلا ہوگا ایک خوشبودار فرحت بخش دُکارائے گی خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھا اہضم ہو جائیگا اور دُکارا و پسینہ سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو مٹا آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دیکھا جائیگی۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکیہ بقصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی۔ کم سے کم ہر شخص کے سر پرانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے خادمین میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں پامی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا آؤر ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی جتنا کھا جائیگا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی ہر نوالے میں ہفت فرسے ہونگے ہر روز دوسرے سے متا وہ معامسوس ہونگے ایک کا احساس دوسرے سے مانع ہوگا۔ جنتیوں کے لباس پرانے پُرین گے نہ اُن کی جوانی فنا ہوگی۔ پہلا گروہ جو جنت میں جائیگا اُن کے چہرے ایسے روشن ہونگے جیسے جو دھوپ میں رات کا چاند اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ جتنی صاف ایک دلی ہونگے اُن کے آپس میں کوئی اختلاف

اجمالی بیان یہ ہے کہ اُس میں تنہا درجے میں ہر دو درجن میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہو رہا یہ کہ خود اُس درجہ کی کی مسافت ہو اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہو جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں تنہا برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہونگے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی شتر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈے سے مونڈ چلتا ہوگا بلکہ بھیر کی وجہ سے دروازہ چرچرے لگے گا ستر تین قسم کے جو اہل کھل میں ایسے صاف و شفاف کہ اندہ کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی زمین زعفران کی۔ کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت اور ایک روایت میں ہو کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک یاقوت سرخ کی ایک زبرجد بنی اور مشک کا گارا ہو اور گھاس کی جگہ زعفران ہے موتی کی کنکریاں۔ منہر کی مٹی۔ جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جسکی بلندی ساٹھ میل۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا چوتھا شراب کا پھر ان سے نہریں نکلتی ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں وہ ان کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کی اوپر اوپر روان ہیں نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جبین بدلو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہو اور پیئے والے

ہمارا اور ہم اُسکے ہونے کے بال اور پلکوں اور جھون کے سوا جتنی کے پیچھے
 کہیں بال نہ ہونے کے سب بے ریش ہونے کے ٹھیکوں آنکھیں تیس برس کی عمر کے
 معلوم ہونے کے بھی اس سے زیادہ نہ معلوم ہونے کے ادنیٰ جتنی کے لیے اتنی
 ہزار خادم اور بہتر بیباں ہونگی اور انکو ایسے تبلیغ دین کے کہ اُس میں کا ادنیٰ
 موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرے اور اگر مسلمان اولاد کی
 خواہش کہ تو اُسکا محل اور وضع اور پوری عمر یعنی تیس سال کی خواہش کے لیے
 یہ ایک ساعت میں ہو جائیگی جنت میں عین نہیں کہ یہ ایک قسم کی ہوتی ہے
 اور جنت میں موت نہیں جتنی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنی اعمال کی مقدار
 مرتبہ پائیگا اور اُس کے فضل کی حد نہیں پھر انھیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد
 اجازت دی جائیگی کہ اپنی درود گار عزوجل کی زیارت کریں اور عرش الہی ظاہر ہوگا اور
 رب عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجسلی فرمائیگا اور ان
 جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے۔ نور کے منبر ہوئی گے۔ منبر۔ یا قوت کے
 منبر۔ زبرد کے منبر۔ سونے کے منبر۔ چاندی کے منبر۔ اور ان میں کا ادنیٰ کلمہ
 کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں۔ انہیں گمان میں کہ وہ لوگوں
 کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور خدا کا ویدار ایسا صاف ہوگا کہ اپنے آپ کا
 اور چودھویں رات کے چارہ کو چار ایک اپنی اپنی جگہ پر آجائے گا کہ ایک
 دیکھنا اور دیکھنے کے لیے وہیں ہر ایک کو اپنے اپنے جگہ پر آجائے گا اور ہر ایک
 کے لیے ایک جگہ اور ان کے لیے ایک جگہ اور ان کے لیے ایک جگہ اور ان کے لیے ایک جگہ

و فیض نہ ہوگا۔ اُن میں ہر ایک کو جو عین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملین گی کہ
 شہرِ شجر چڑے پہنے ہوئی بھڑکی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے اُن کی
 ہڈیوں کا مغز دکھائی دیگا جیسے سفید شیشے میں شراب سرنج دکھائی دیتی ہے
 اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انھیں یا قوت سے تشبیہ دی اور یا قوت
 میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دیگا۔ آدمی کا
 چہرے کو اُسکے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اُسپر ادنیٰ
 درجہ کا جو موتی ہو گا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دی اور
 ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اُسکے شانوں کے درمیان رکھے گا تو یہ
 کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دیگا۔ اگر جنت کا
 کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بیہوش ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اُسکا
 تحمل نہ کر سکیں مرد جب اُسکے پاس جائیگا اُسے ہر بار کو آری بائیکا مگر اُسکی وجہ سے
 مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اگر کوئی عورت سمندر میں تھوک دے تو
 اُس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر خیرین ہو جائے اور ایک روایت ہے
 کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھو کے تو وہ سب فہم سے زیادہ خیرین
 ہو جائیں جب کوئی بندہ جنت میں جائیگا تو اُسکے سر پرانے اور پانچویں کو جو پانچویں
 اچھی آواز سے گائیں گی مگر اُنکا گانا یہ خیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد
 پائی ہوگا۔ وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ
 بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مرے گی ہم ہمیں والیاں ہیں
 کبھی تکلیف میں نہ پڑے گی ہم ہمیں ناراض نہ ہونے کے تھارک اُس کے لیے ہو

فرمایا کچھ اور چاہتے ہو جو تلو دوں عرض کریں گے تو نے ہمارے مومنہ روشن کیے جنت میں داخل کیا جہنم سے نجات دی اُس وقت بزدہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائیگا تو دیدار اُنہی سے بڑھکر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی اللہم ارزقنا ریارة وجهك الكريم بجاہ حبیبك الرؤف الرحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم آمین

دوسرا باب

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قمار جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے جس طرح اُسکی رحمت و نعمت کی انتہائیں کہ لسانی خیالات و تصورات جہانت تک پہنچیں وہ ایک شمع ہے اُسکی بیشمار نعمتوں سے اس طرح اُسکے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ اور آگ کی جالے ایک ادنیٰ حصہ ہو اُسکے بے انتہا عذاب کا قرآن مجید و اُمادیث میں جو اُسکی سختیاں مذکور ہیں اُن میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں اور اُن اعمال سے بچیں جنکی جزا جہنم ہے حدیث میں ہے کہ جو بزدہ جہنم سے پناہ مانگا ہو جہنم کتا ہے اور بے رحم سے پناہ مانگا ہے تو اسکو پناہ دے۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو ورنہ سے دُور رہو اُسے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے (بجھول) او بچاؤ بچے محلوں کی برابر اڑیں گے گویا زرد واوٹوں کی قطار کہ پیچم آتے رہیں گے آدمی اور چہرہ اسکا اپنڈ من ہو یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے شر جزوں میں سے ایک جز ہو جسکو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا اُسے آگ کی جوتیاں ہنادی جائیں گی جس سے اُسکا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی

فرمایا گا ان میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا وہ سب
 اسی حالت میں ہو گئے کہ ابر چھا جائیگا اور آپؐ خوشبو برسائے گا کہ اُسکی سی خوشبو
 اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزوجل فرمایا گا کہ جاؤ اُسکی طرف جو میں نے
 تمہارے لیے عزت طیار کر رکھی ہے چاہو تو پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے
 ملکہ گھیرے ہوئے ہیں اُس میں وہ چیزیں ہونگی کہ انکی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی تھی کاٹو
 نے منسی نہ قلوب پر اُنکا خطرہ گزرا اُس میں سے جو چاہیں گے اُنکے ساتھ کر دیں گی
 اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جتنی اُس بازار میں باہم ملین گے سمجھئے مرتبہ والا ہے
 مرتبہ ولے کو دیکھے گا اُسکا لباس پسند کرے گا ہنوز گفتگو ختم ہی نہ ہوگی کہ قبیل
 کرے گا میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اسوجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم
 نہیں چھوڑا نہ سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے انکی بیبیاں ہتھ پال
 کر نیکی اور مبارکباد دیکھیں گی کہ آپؐ واپس ہوئے اور آپکا جمال اُس سے بہت
 زائد ہے کہ چارے پاس سے آپؐ گئے تھے جواب دین گے کہ پروردگار جبار کے
 حضورؐ بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا جتنی جب باہم ملنا
 چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائیگا اور ایک روایت میں ہے
 کہ اُنکے پاس نہایت اعلیٰ درجے کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور
 آپؐ سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے سب کم درجہ کا جو بنتی ہو اُسکے باغات
 اور بیبیاں اور نعیم و خدام اور تحت ہزار برس کی مسافت تک ہونگے اور ان میں
 اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے و جبریم کے دیار
 سے ہر صبح و شام مشرف ہو گا۔ جب جنتی جنس دین جالین گے اللہ عزوجل ان سے

سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہو۔ پھر اُس میں مختلف طبقات وادی اور کوئین ہیں بعض وادی ایسے ہیں کہ جہنم بھی ہر روز شرمزہ بنیاد ملنے پہلے مانگتا ہے یہ خود اُس مکان کی حالت ہو اگر اُس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے گئے ہیں کہ ایسے بھاری گریزون سے فرشتے مارین گے کہ اگر کوئی گریز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اُس کو اٹھائیں سکتے۔ بخٹی اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اسکی سوزش۔ درد۔ بچپنی ہزار برس تک رہے تل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مشعل سخت کھولتا پانی پیئے کو دیا جائے گا کہ مونہ کے قریب ہوتے ہی اُسکی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائیگی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائیگا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پپ ہلگی وہ پلائی جائے گی۔ خاکہ دار تھوہر کھائے کو دیا جائیگا وہ ایسا ہوگا کہ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اسکی سوزش بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے اور وہ گلے میں جا کر پھنڈا لیک اُسکے اُتار نیچے لے پانی مانگیں گے اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مونہ کے قریب آتے ہی مونہ کی ساری کھال گلگڑ سمیں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو کھڑے کر دے گا اور وہ شور بے کی طرح ہلکے قدموں کی طرف نکلیں گی پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گرین گے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام

عبدالکریم رحمانی اور ابن عربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ

جیسی کھولتی ہے وہ سمجھے گا کہ سب زیادہ عذاب اسپر ہوگا اور حالانکہ اسپر سب
 ہلکے سب ہلکے درجہ کا سپر عذاب ہوگا اس سے اللہ عزوجل پوچھے گا
 کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب
 فدیہ میں دیدے گا عرض کرے گا ہاں فرمایا گا کہ جب تو پشت آدم میں تھا تو ہمیں
 بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا جہنم کی آگ تیار کر
 دھونگا کی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر تیار ہوا اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر
 تیار ہوا اور یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ نری سیاہ ہے حسین روشنی کا
 نام نہیں جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی
 کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب سب
 اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل نیا پڑھا ہو
 تو زمین کے رہنے والے گل کے گل اس کی ہیت سے مر جائیں اور قسم بیان کیا کہ
 اگر جہنم کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھی جائے تو کاشٹے
 لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ
 (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب
 جا ملا شاق ہوتا ہو پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھرنے لیا جائے مگر
 تعجب ہوا انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہو اور اس آگ سے نہیں ڈرتا
 جس سے آگ بھی ڈرتی اور بنا ملتی ہو۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ
 کتنی گہری ہے حدیث میں ہے کہ اگر تجھ کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں
 پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی نہ تک پہنچے گی اور اگر انسان کے سر پر

کے لیے یہ ہو گا کہ اُس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے پھر اُس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان آگ بجلائی جائیگی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اس طرح اسکو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر اُن میں ڈال دیا جائیگا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اُس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بلائے عذاب ہو اور اب ہمیشہ اُس کے لیے عذاب ہو۔ جب سب جہنمی جنت میں داخل ہوئیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جنکو ہمیشہ کے لیے اُس میں رہنا ہو اُس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے پھر منادی جنت الاول کو پکارے گا وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مسیبت سے رہائی ہو جائے پھر اُن سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہو وہ ذبح کر دی جائیگی اور کہے گا اے اہل جنت ہمیشگی ہے اب قرآن نہیں اور اے اہل نار ہمیشگی ہے اب موت نہیں اُس وقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہو اور ان کے لیے غم بلائے غم نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کریں جو ضروریاتِ دین ہیں اور کسی ایک ضروری دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی

دار و نہ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دینے لگا ہزار برس کے بعد فرمایا میں نے تجھ سے کیا کہتا ہوں اس سے کہ وہ جسکی نافرمانی کی ہو ہزار برس تک رب العزیز کو اُسکی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دینگا اسکے بعد فرمایا کہ تو یہ فرمایا کہ "دور ہو جاؤ جہنم میں" پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو "اُسوقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح جھلک کر روئیں گے۔ ابتداً اُنسو نکلے گا جب اُنسو ختم ہو جائیگا تو خون روئیں گے مڑتے مڑتے روتے گالوں میں خند قون کی مثل گرھ پڑ جائیں گے روتے کا خون اور پیپ اسقدر ہو گا کہ اگر اُس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ ہو گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اُس کی بد صورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں اور جسم اُنکا ایسا بڑا کر دیا جائیگا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لیے تین دن کی راہ ہو ایک ایک دُارُھ احد کے پہاڑ برابر ہو گی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہو گی زبان ایک کوس دو کوس تک موٹھ سے باہر گھسٹتی ہو گی کہ لوگ اُسکو روزین گے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہو گی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں موٹھ سکڑے ہوئے کہ اوپر کا ہونٹ سنکر میچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آئے گا۔ ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہو گی کہ یہ شکل حسنِ تقویم ہے اور یہ اللہ عز و جل کو محبوب ہے کہ اُسے محبوب کی شکل سے مشابہ ہو بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پھر آخر میں کفار

کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی ہلاکت نہیں
 نہیں مسئلہ اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے
 مار ڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس
 بات کے کرنے پر قادر بھی تو ایسی حالت میں اسکو رخصت دی گئی ہے مگر شرط
 یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا اگر فضل جب بھی یہی ہے
 کہ قتل ہو جائے اور کلمہ کفر نہ کہے مسئلہ عمل جراح داخل ایمان نہیں البتہ
 بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں انکے مرتکب کو کافر کہا جائیگا جیسے بُت
 یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ
 کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں توہین بغیر اعمال کفر کی علامت ہیں
 جیسے زنا ربا دھنا سر پر چڑیا رکھنا تشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام
 کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہو تو انکے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے
 اور اس کے بعد اپنی عورت کے تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا عقیدہ جس چیز کی غلط فہمی
 سے ثابت ہو اسکو حرام کہنا اور جسکی حرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جبکہ یہ مکمل ضروریات
 دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو مسئلہ اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو
 بات یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کی سطح بھی حاصل ہو اس کے حصول میں بالخصوص علم
 استدلالی کی حاجت نہیں ہاں بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہو اسی بنا پر خواہ اہل سنت
 میں دو گروہ ہیں ماتریدیہ کہ امام علم الہدی حضرت ابوحنوفہ یا ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 متبع ہوئے اور شافعیہ کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متبع ہوئے اور مالکیہ کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ متبع ہوئے
 جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں آپس میں صرف بعض

تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جنکو ہر خاص و عام جانتے ہوں
 جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت انبیاء کی نبوت جنت و نار حشر و نشر وغیرہ مثلاً
 یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں حضور کے بعد
 کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقہ علمائین نہ شمار
 کیے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائلِ علیہ سے ذوق
 رکھتے ہوں نہ وہ کہ کورہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ
 بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگ کفار ضروریاتِ دین سے ناواقف ہوں اُس
 ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا۔ البتہ انکے مسلمان ہونیکے لیے یہ بات ضروری
 ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں
 جو کچھ ہے حق ہو اُن سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں عقیدہ اصل ایمان صرف اللہ
 کا نام ہے اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہو کہ اگر
 تصدیق کے بعد اُسکو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا
 اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہو اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام
 دنیا میں کافر سمجھا جائیگا نہ اُسکے جنازے کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان
 میں دفن کریں گے مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر کیا ہو یہ عقیدہ
 مسلمان ہونیکے لیے یہ بھی شرط ہو کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے
 جو ضروریاتِ دین سے ہو اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ
 صرف زبان سے انکار ہو دل میں انکار نہیں کہ بلا اگرچہ شرعی مسلمان کلمہ کفر
 نہیں کر سکتا وہی شخص ایسی بات مومنہ پر لائے گا جسکے دل میں اتنی ہی وقعت ہو

ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعوت اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے عقیدہ شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت ماننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہوا سکے مگر کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں و لہذا شیخ مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے کتابی کا ذبیحہ حلال مشرک کا مُردار کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہو مشرک سے نہیں ہو سکتا امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائیگا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائیگا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخشدے عقیدہ مرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جایگا خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اُسکی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پا کر اُسکے بعد بھی جنت سے نہ نکلے گا **مسلم** جو کسی کافر کے لیے اُسکے مرئیے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مُردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو سکینہ باشی کہے وہ خود کافر ہے عقیدہ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اُسکا خاتمہ ایمان یا ماسداً اللہ کفر پر ہوا تا وقتیکہ اُسکے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اُسکے کفر میں شک کیا جا

فروع کا اختلاف ہوا انکا اختلاف حنفی شافعی کا سا ہو کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کیسی تفصیل و تفسیق نہیں کر سکتا **مسئلہ** ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں اس لیے کہ کسی بیشی اُس میں ہوتی ہو جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی کیتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف معنی ایک حالت ازمانیہ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہو اُس سے مراد مومن بہ و مصدق بہ ہو یعنی جس پر کیا لایا گیا اور جسکی تصدیق کی گئی کہ زمانہ نزول قرآن میں اسکی کوئی حد میں نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اُس پر ایمان لازم ہوتا نہ کہ خود نفس ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو البتہ ایمان قابل شدت و ضعف ہو کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا ایمان اس اُمت کے تمام افراد کو جمع ایمانوں پر مالتبج عقیدہ ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر **مسئلہ** نفاق کہ زبان سے دعوی اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ انکے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا کہ ہمارے سامنے جو دعوی اسلام کرے ہم اسکو مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک اُس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو البتہ نفاق کی

پیدا ہو کر ختم ہو گئے بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی مہین کیا جا
 کہ نہ وہ ہیں نہ انکا فتنہ پھر اُنکے تذکرہ سے کیا مطلب جو اس ہندوستان میں
 ہیں مختصر اُنکے عقائد کا ذکر کیا جائے کہ ہمارے عوام بھالی اُنکے فریب میں آئیں
 کہ حدیث میں ارشاد فرمایا ایاکم وایاھم لا یضلوکم ولا یفتنونکم اپنے کو اُن
 دُور رکھو اور اُنھیں اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں
 فتنہ میں نہ ڈال دیں (۱) قادیانی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں اس
 شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان
 میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ
 وکلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُنکی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم
 کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جنکے ذکر سے مسلمانوں
 کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورت زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے
 اُن میں کے چند بطور نمونہ ذکر کیے جائیں خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور
 ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہو مگر اُس نے اتنی ہی بات پر
 اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے
 سر لیا اور یہ صد کفر کا مجموعہ ہے کہ سہرنبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی
 انبیاء و دیگر ضروریات کا قائل بننا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب
 ہے چنانچہ آیہ کذبت قوم نوح المسلمین وغیرہ اسکی شاہد ہیں اور اُس نے
 تو صد کفر کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے شخص اور اسکے متبعین کے

کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پہ بنا روز
قیامت اور ظاہر ہوا کہ حکم شریعت ہے اسکو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی
یا بت پرست مگر کیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مگر ہکوا اللہ و
رسول کا حکم ہی ہے کہ اُسے کافر طعن میں اُسکی زندگی میں اور موت کے بعد تمام
وہی معاملات اُسکے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں مثلاً میل جول شادی
بیابہ نماز جنازہ کفن و دفن جب اُس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے کافر ہی جانیں
اور خاتمہ کا حال علم الہی پر چھوڑیں جس طرح جو ظاہر مسلمان ہو اور اُس سے کوئی
قول فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں
اُسکے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میان
جنتی و دیر اُسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کر و کہ یہ ثواب کی بات ہو اسکا جواب
یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کر تو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو
اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اُسکے کفر پر پردہ ڈالو
تنبیہ ضروری بحکم حدیث ست فرقہ امتی ثلثا و سبعین فرقة کلمہ فی
النار الا واحد یہ امت تتر فرقے ہو جائیگی ایک فرقہ جنتی ہو گا باقی سب
جہنمی۔ صحابہ نے عرض کی مزہ یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہو یا رسول
فرمایا ما انا علیہ و اصحابی وہ جہنمی اور میرے صحابہ میں یعنی سنت کے پیرو
دوسری روایت میں ہو فرمایا ہم الجماعۃ وہ جماعت ہو یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ
جسے سوادِ عظیم فرمایا اور فرمایا جو اُس سے الگ ہو جہنم میں الگ ہو اسی وجہ
سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے

میں ہے ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو بیس نے اُسکے فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اُسی میدان میں مر گیا اُسی کے صفحہ ۲۸ و ۲۹ میں لکھتا ہے قرآن شریف میں گندی گالیان بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہو اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے اور بعینہ نمبر صفحہ ۱۲۱ لکھا کمال مہدی نہ موسے تھا نہ عیسیٰ۔ ان اولوالعزم مسلمان کا ہادی ہونا دکنار پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں معیار صفحہ ۱۳ اُٹو عیسائی مشنریو ! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے صفحہ ۱۳ و ۱۲ میں ہے خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے اولیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہو کشتی صفحہ ۱۳ میں ہوئیشیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور ہیشیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر نیز صفحہ ۱۶ میں ہے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہو دفع البلا صفحہ ۲۰ اب خدا بتاتا ہے کہ دیکھو میں اُسکا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہو جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اسی بہتر غلام احمد ہے
--------------------------	-----------------------

کافر ہونے میں مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کی تکفیر میں اسکے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافراں اسکے اقوال سے ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۳

خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی انجامِ اتم صفحہ ۵۲۱ احمد تیرا نام پورا ہو جائیگا قبل اسکو جو میرا نام پورا ہو صفحہ ۵۵ میں ہے

”تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انھیں اپنے اوپر جالیا انجام صفحہ ۵۸ میں کہتا ہو ”والا رسلاک الارجحۃ للعلمین تجھکو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا نیز آریہ کریمہ و مبشر ابوسول یائی من بعدک اسماء احمد سے اپنی ذات مراد لیتا ہو۔ واقع البلا صفحہ ۶ میں ہے ”تجھکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک“ یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط فہمی تھیں صفحہ ۶ میں ہے حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں ازالہ اوہام صفحہ ۵۵ میں ہے ”سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوئیاں نعلش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دیر یا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علمِ سمیرم تھا۔ اسی کے صفحہ ۵۵۲ میں لکھتا ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرند سے کے معجزے کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ بھی اُنکا سمیرم کا عمل تھا صفحہ ۶۱۹

کہ انکی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح انکو دفع نہیں کر سکتے
صفحہ ۱۲۱ کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں
صاف طور پر چھوٹی نکلیں اس سے انکی نبوت کا انکار ہی چنانچہ اپنی کتاب کشتی
نوح صفحہ ۱۰۸ لکھتا ہے۔ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشینگوئیاں ٹل جائیں اور دفع اوسکو
صفحہ ۱۰۸ و ضمیر انجام آتھم صفحہ ۲۰ پر۔ اسکو سب رسوائیوں سے بڑھکر رسوائی اور
ذلت کتا ہے۔ دفع البلائیںٹیل ۱۰۳ صفحہ ۳ پر لکھتا ہے۔ ہم مسیح کو بیشک ایک استبا
جاتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ قی
منجی نہ تھا حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے
طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان آگے چلکر استبازی کا بھی فیصلہ کر دیا کتا
یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہی ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض
استباز اپنی استبازی میں عیسے سے بھی اعلیٰ ہوں۔ اُسی کے صفحہ ۲۰ میں لکھا
مسیح کی استبازی اپنے زمانہ میں دوسرے استبازوں سے بڑھکر ثابت
نہیں ہوتی بلکہ عیسے کو اُسپر ایک فضیلت ہی کیونکہ وہ (یعنی) شراب نہ پیتا تھا اور
کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر
ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق
جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی اسیدجے حد اقرآن میں عیسے کا نام حضور
رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قفقے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے ضمیر
انجام آتھم صفحہ ۱۰۸ میں لکھا آپکا کھربون سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے
ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی نائید مسیح ابنِ ماری سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔“ دافع البلاء صفحہ ۱۵۵ اچھا تو یہ بابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہو لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دیا میں نہیں لاسکتا جسکے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہو۔“ انجامِ اتھم صفحہ ۱۴۱ میں لکھتا ہے ”مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔“ کشتی صفحہ ۵۶ میں ہے مجھے قسم ہو اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ اگر مسیح ابنِ ماری میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔“ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱۲ یہودی تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور انکی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اثر رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہو کیونکہ قرآن نے اُسکو نبی قرار دیا ہو اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں“ اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور قرآنِ عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہو جسکے بطلان پر دلیلین قائم ہیں۔ صفحہ ۱۲۷ میں ہے عیساٰی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی انکی ثابت نہیں۔“ اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھا کہ بھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوئے تھے۔“ مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کسکو ہوتا ہو قرآن فرماتا ہے تنزل علی کل افالک اشیخہ بڑے بہتان والے سخت گنہگار شیطاں اُترتے ہیں۔ اُسی صفحہ میں لکھا انکی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے بُر ہیں۔“ صفحہ ۱۲۷ میں ہے افسوس سے کہنا پڑتا ہو

کہیں اُنکے معجزے کو کُل کا کھلونا بتاتا ہو کہیں سمرنیم بتا کر کہتا ہے اگر یہ عاجز ہیں
 عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان احمق بہ نائیون میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا
 اور سمرنیم کا خاصہ یہ بتایا کہ جو اپنے سین میں اس شغولی میں ڈالے وہ روحانی تائید
 میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہو یہی وجہ ہے
 کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت
 و توحید اور دینی استقامتوں کے دلون میں قائم کرنے میں اُنکا نمبر ایسا کم رہا
 کہ قریب قریب ناکام رہے غرض اس وصال قادیانی کے منخرافات کہان
 گناے جائیں اسکے لیے دفترِ چاہیے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے
 حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اُس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں
 اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہو تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے وصال
 کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب زیادہ تعجب اُن پر ہے
 لکھے کٹ بگڑن سے کہ جان بوجھ کر اُسکے ساتھ جہنم کے گرمیوں میں گر رہے ہیں
 کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بیدین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے
 ماحشِ شہِ منشاہ فی عذابہ و کفرہ فقد کفر جو ان جہالتوں پر مطلع ہو کر
 اُسکے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہی (۲) رافضی اُنکے مذہب کی
 کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو تحفۃ الثامین دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزراں
 کرتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہو
 یہاں تک کہ ان پر سب و شتم کا عام شیوہ ہو بلکہ ہشتائے چند سب کو معاذ اللہ
 کافر و منافق قرار دیتا ہے حضراتِ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت اور انکو

یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور اُنکا کی
 کی کمانی کا پلید عطر اُسکے سر پر لے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر لے۔ **صفحہ ۱۱**
 سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟ نیز اس رسالہ میں اُس مقدس
 و برگزیدہ رسول اور نہایت سخت سخت حملے کیے مثلاً شریر مکار۔ عقل فحش گو
 بد زبان۔ جھوٹا۔ چور۔ خلل دماغ والا۔ بد قسمت۔ نرافرہی۔ پیر و شیطان حد یہ کہ
 صفحہ ۱ پر لکھا آپکا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیان اور نانیان آپکی
 زناکار اور کسی عورتین تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ
 دادی باپ کی مان کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے باپ
 ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہو اور دوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۲ میں بھی
 کر دی یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی
 اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا انجام آختم صفحہ ۶ پر لکھتا ہے
 حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔ صفحہ ۷ پر لکھا اُس زمانہ میں ایک تالاب
 سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپکا
 نہیں اُس تالاب کا ہوا آپکے ہاتھ میں سوا کر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ ازالہ کے صفحہ ۹
 میں ہے ماسوائے اُسکے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے
 دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ
 مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں ان میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق
 ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ بھی معجزات کی رونق نہیں دہر کرتا۔

افضل میں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ اسیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہما علیہم نے نکال دیے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اُسکے غیر میں ہے بچتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور بُرائیوں کے خالق یہ خود ہیں جو انہوں نے وہی خالق بنانے سے یزدان خالق خیر اس میں خالق شر انکے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی اربوں سنگھوں خالق ہیں (۳) و ہابی یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلانے کا مقصد کیا صحابہ کرام و ائمہ و علماء و شہداء کی قبریں کھود ڈالیں۔ و فضہ انور کا نام عدا اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کیے جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے خارجی بتایا اُس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا اُس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیہ

خلافت غاصبہ کتاہو اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی قیادت میں
تسلیم کیں اور ان کے مزاح و فضائل بیان کیے اسکو تقیہ و ہزہ دلی پر محمول کرتا ہے
کیا معاذ اللہ منافقین و کافروں کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر انکی مدح و ستائش
سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے سب سے بڑھکر یہ کہ قرآن مجید
انکو ایسے طبل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہو وہ تو وہ انکے اتباع کرنے والوں
کی نسبت فرماتا ہو کہ اشد ان سے راضی وہ اللہ سے راضی کیا کافروں منافقوں
کے لیے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت شرم کی بات
ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دین اور یہ فرقہ کلمے تقیہ ایسا کیا کیا جان بوجھکر کوئی
مسلمان اپنی بیٹی کا فرکو دے سکتا ہو نہ کہ وہ مقدس حضرات جنھوں نے اسلام
کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں لایمنا فوز و نواۃ
لا تھ کے سچے مصداق تھے پھر جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نکاح میں آئیں اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیاں شرف
زوجیت سے مشرف ہوئیں کیا حضور کے ایسے تعلقات جنسے ہون انکی نسبت
وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ غفل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں
ہرگز نہیں۔ اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہو کہ اللہ عزوجل پر صلح واجب ہو یعنی
جو کام بندے کے حق میں نفع ہو اللہ عزوجل پر واجب ہو کہ وہی کرے اسے
کسنا پھر نکاح ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا علیہم السلام

تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے ایضاً صحت صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع
 فاروقی میں ہے متر یہ اوتعالیٰ ان زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا
 و محاذات جہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ
 را از جس عقائد دینیہ می شمارد اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان مکان
 جہت سے پاک جاننا اور اُس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ
 یہ تمام اہلسنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایان اہل سنت کو گمراہ
 و بدعتی بتایا بحر الرائق و در مختار و علمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان
 ثابت کرے کافر ہو تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث از ائیت لہو مرتب بقبر
 اکت تسجد لہ نقل کر کے ترجمہ کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر
 کیا سجدہ سے تو اس کو اسکے بعد (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا یعنی میں بھی
 ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء اللہ تعالیٰ
 انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانا میں پر حرام کر دیا ہو فنبی اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۹۱ میں ہے
 ہمارا جب خالق اللہ ہو اور اُس نے ہکو پیدا کیا تو ہکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام پر
 اُسی پکار میں اور کسی سے ہکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا
 تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا
 اور چوہرے چمرا کا تو کیا ذکر انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں
 ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے جس کو مستقیم

پھیلائی۔ ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہی ہے جو کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لیگی اسکے بعد صاف لکھ دیا سو پچیس خدائے فرمائیکے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا اس مذہب کا رکن عظیم اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصہ نہ نکلتی ہو اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی انکی قلبی جہالتوں پر مطلع ہوں اور انکے دایم ترویجے بچیں اور انکے جیہ و دستار پر نہ جائیں۔ براہِ دارِ اسلام بغور سنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے ایمان کے ساتھ جہنم جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُس قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بتا ہو مقصود یہ ہے کہ اُنکے مولوی اور عالم فاضل نے کی وجہ سے اُنھیں تم اپنا پیشوانہ سمجھو جبکہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں کیا یہ تو نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُنکے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے تو کیا تم اُنکو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو ہرگز نہیں اسی طرح یہ لاند مذہب بد مذہب

جلاد یا ہون اللہ کے حکم سے۔ اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہیں تند کرنا اللہ ہی کی شان ہو جس کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہو اب وہابی سائن کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا تو اُس پر کیا حکم لگاتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اللہ عزوجل نے اگر ان کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہو تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۔ گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک ثابت ہے خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہو یا یون کہ انکی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہو متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا اُس کے بھول کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اُس کا شکار نہ کیا جائے۔ مسلمانو ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچا ہے تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم چڑا تقویۃ الایمان صفحہ ۸۔ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے ہون کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اُس کا مخلوق اور اُس کا بندہ۔ تھے اور ان کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اچھا بولیں و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی اس سے یہ معاملہ کرے کہ اللہ اللہ اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مانے کہ حضور اللہ عزوجل کو دربار میں

صفحہ ۹۵ بقائے ظلمت بعض اذو سوسہ زنا خیال مجاسوتیہ
 خود بہترست و صرف ہمت بسوسے شیخ و امثال آن از مطمئن گویا سالتاب
 باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خودست سلمانو
 یہ ہیں امام الوبایہ کے کلمات خبیثات اور کسی شان میں حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے تو
 ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ روزی
 کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندہ رست و بیار کردینا اقبال و ادبار دنیا حاجتین
 بر لانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہوا کسی
 انبیا اولیا بھوت پر ہی کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور
 اُس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اُسکو پکارے سو وہ مشرک
 ہو جاتا ہے پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہی خواہ یون
 سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہو ہر طرح مشرک ہے۔ قرآن مجید میں ہے
 اغناہم اللہ و رسولہ من فضلہ اُن کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل
 سے قرآن تو کہتا ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تمند کر دیا اور یہ کہتا ہو کہ کسی کو
 ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہو تو اسکے طور پر قرآن مجید مشرک کی تعلیم دیتا ہو
 قرآن عظیم میں ارشاد ہو تو بڑی الکلمہ والا برص باذنی اے عیسے تو میرے حکم
 سے ماورزا داندمے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے۔ دوسری جگہ ہے
 ابرہی الکلمہ والا برص و اسی المولیٰ باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 فرماتے ہیں میں اچھا کرتا ہوں ماورزا داندمے اور سفید داغ والے کو اور مردوں کو

کہ آپ کا زمانہ اب اسے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری ہیں مگر اہل فہم پر روش ہو گا کہ تقدم یا آخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا

ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخیر زمانی صحیح ہو سکتی ہے پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زماناً تاخیر ہونے کو خیال عوام کہا اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا اور اہل فہم سے خارج کیا پھر اس نے ختم زمانی کو مطلقاً فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخیر زمانی کو حضور نے مقام مدح میں ذکر فرمایا پھر صفحہ ۴ پر لکھا آپ موصوف بوجہ

نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوجہ نبوت بالعرض صفحہ ۱۶ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کمین اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بہ طور باقی رہتا ہے صفحہ ۳۳ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض یہ کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا صفحہ ۳۴ پر ہے۔ اگر لوہہ کہ اللہ تعالیٰ برہنہ کا فہم کسی مضمون تک پہنچا تو انکی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا ہے

۱۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۲۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۳۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۴۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۵۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۶۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۷۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۸۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۹۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے
۱۰۔ یہاں تاخیر زمانی صحیح ہو سکتا ہے

ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اسکے نزدیک وہ ابو جہل کے برابر شرک جو مسئلہ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اسکو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین و ائمہ دین و اولیاء صالحین سب کو شرک و ابو جہل بنا دیا تقویت الایمان

صفحہ ۵۰ کوئی شخص کہے فلاں نے درخت میں نٹے پٹے پھینکے یا آسمان میں کتے تھارے ہیں تو اسکے جواب میں یہ کہئے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر جن اللہ خدا کی اسکا نام رہ گیا کہ کسی پیر کے بتے کی

تعداد و جان لیجائے۔ تقویت الایمان صفحہ ۷۰۔ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کر نبی قدرت نہیں دی اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامت کا صاف انکار ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ بذات امر اقسام فرشتوں کی جو

کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے صفحہ ۲۲ جسکا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تعجب ہو کہ دہلی صاحب تولپے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار کھین احمد الہک ہر دو سر اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں۔ جس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ انکے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھ دیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہ

کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ایسے کو تفصیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے جن اللہ خدا کو جھوٹا مانا پھر بھی اسلام و سنیت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرایا ہو ایک عقیدہ انکا یہ ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے اور یہ صریح کفر جو چنانچہ تحذیر الناس صفحہ ۲۰ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بائینی ہو

لکھنؤ میں لکھی گئی

یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اُسے باطل کرنا چاہیں گے اور وہ اس شریعتِ کریمہ کے جہتِ نبوت میں
مثلاً ابراہیم قاطعہ صفحہ ۱۵ میں لکھ دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار چھپے کا بھی علم نہیں اور اسکو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا بلکہ اُسی صفحہ پر وسعتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ احوال غور کرنا چاہیے **لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ دَلِيلًا** ان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا خضر عالم و خلافتِ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہو **لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ** ان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی خضر عالم کی وسعت کی کوئی نص قطعی ہو کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہو شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہو جس وسعت علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اسپر نص ہونا بیان کرتا ہو اُسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتاتا ہو تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اسے آیت و حدیث سے ثابت جانا بیشک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے البیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں ضرور زائد بتایا او شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا یہ یقیناً اس حق کفر اور قائل یقینی کا فہرے کون مسلمان اسکے کافر ہونے میں شک کر گیا حفظ القرآن صفحہ ۱۵ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی آہلی و ملت مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح

گاہ باشد کہ دکانِ نادان + بخلطِ بردنِ زند تیرے + ہاں بعدِ وضعی حق اگر فقط
 اسوجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی اور وہ اگلے کہے تھے میری نہ مائین اور
 وہ پرانی بات گائے جائیں تو قطع نظر اسلئے کہ قانونِ محبت نبوی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہو یہ بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہو
 یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اُسکا پتا نہیں اور
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے
 اُسکو خیالِ عوامِ تباکرہ ذکر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے
 حرمین طبعین نے جو فتوے دیا وہ حسامِ البحرین کے مطالعہ سے ظاہر اور اس
 خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۶۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا ع مدعی لاکھ پڑ
 بھاری ہے گواہی تیری + ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے۔ اسی کتاب
 کے صفحہ پر ہے کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علو ہی میں ممتاز ہوتے
 ہیں باقی رہا عمل اُس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے
 ہیں اور مٹنے ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیاء کی نبوت
 کو حادث پایا صفحہ ۶۷ میں یہی نکتہ فرقِ قدمِ نبوت اور حدوثِ نبوت باوجود اتحاد
 نوعی خوب جب ہی چسپان ہو سکتا ہو کیا ذات و صفات کے سوا مسلمانوں
 کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے۔ نبوت صفتِ ذات اور صفت کا وجود محض
 محال جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو
 ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ٹھہرے اور جو
 اللہ و صفاتِ الہیہ کے سوا کسی کو قدیم مانے باجماعِ مسلمین کافر ہو اُس گروہ کا

باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں اور ان حال کے اشد دیوبندی کفر میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور انکی نسبت حکم ہے کہ جو انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو۔ ایک نمبر انکا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ انھوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے اور ائمہ دین کو سب شتم سے یاد کرتے ہیں مگر حقیقہ تقلید سے خالی نہیں ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیعہ طوائفین کے ضرور مقلد ہیں یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔ تقلید ائمہ کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔ مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب ضروری تنبیہ وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہو جس چیز کو دیکھیے بدعت ہو لہذا بدعت کسے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے بدعت مذمومہ و قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تکمیلی ہو حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں نعمت البدعت ہذا یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیح نہیں ہو سکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور انکے وعظ کے جلسے اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہونگے پھر انھیں کیوں نہیں موقوف کرتے مگر انکے یہاں تو یہ ٹھہری ہو کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے امور میں سب بدعت اور حسین انکا مطلب ہو وہ حلال و سنت ولا حول ولا قوة الا باللہ

تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیرتے مراد بعض غیب ہی یا کل غیب اگر بعض علویہ
 غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ
 ہر جنس و جنسوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ مسلمانو غور کرو کہ
 اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی مہج گستاخی کی کہ
 حضور جیسا علم زید و عمرو تو زید و عمرو ہر نچے اور پاگل بلکہ تمام جانورون اور چوپایوں
 کے لیے حاصل ہونا کہا کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے
 ہیں ہرگز نہیں۔ اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا
 بلکہ قرآن و حدیث سے اُسکا جواز ثابت اُسکو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک و بدعت
 کا حکم رکھا دیتے ہیں مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصال ثواب زیارت قبور
 و حاضری بارگاہ یکس پناہ سرکار مدینہ طیبہ و عرس بزرگان دین و فاحشہ سوم و چہم
 و استہاد بارواح انبیاء اولیاء اور مصیبت کے وقت انبیاء اولیاء کو پکارنا وغیرہ
 بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو براہین قاطعہ صفحہ ۱۲۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھ۔
 پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ گھیا کی ولادت کا ہر سال
 کرتے ہیں یا مثل روافض۔ کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں
 معاذ اللہ سانگ آگے ولادت لکھ اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام فسق
 ہے بلکہ یہ لوگ اس قوز سے بڑھ کر ہو گئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں اس کے
 یہاں کوئی قیدی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں (۴۱) غیر مقلد
 یہ بھی وہاں ہی کی ایک شاخ ہے وہ چند باتیں جو حال میں وہاں ہی نے اللہ عزوجل
 اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں

جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اُسکے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اس وقت تک وہ والی امام ہے عقیدہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چچہ عیینہ کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور انکی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا عقیدہ بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر بن پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو شخص مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہو عقیدہ افضل کے یہ منیٰ ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا اسیکو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کثرت اجر کہ بارہا مفضل کے لیے ہوتا ہو حدیث میں ہمارا بیان سیدنا امام ہدی کی نسبت آیا کہ اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اجر ہو صحابہ نے عرض کی اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو اجرا نکازائد ہوا مگر فضیلت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت درکنار۔ کہنا امام ہدی کی رفاقت اور کمان حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت۔ اسکی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا اسکی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیے

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے صغریٰ کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلوة میں آئیگا۔ امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرفِ امام کا اختیار رکھے اور غیر مصیبت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کے لیے مسلمان آزاد۔ عاقل۔ بالغ۔ قادر۔ قرشی ہونا شرط ہے ہاشمی۔ علوی یہ مصوم ہونا اس کی شرط نہیں ان کا شرط کرنا رؤف کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد کہ برحق امراءے مومنین خلفائے ثلاثہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کرین جانا ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولیٰ علی کی علوی کیسے ہو سکتے ہیں رہی عصمت یہ انبیاء و ملکہ کا خاصہ ہے جسکو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا مصوم ہونا و انقض کا مذہب ہے مسئلہ محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل حل و عقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے مسئلہ امام کی اطاعت مطلقاً ہے مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں مسئلہ امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع ہو اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے مسئلہ عورت اور نابالغ کی امامت

خیر الناس وشر الناس کو قتل کیا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبراہی اور اسکا قاتل رضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ انکی توہین بلکہ انکی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے عقیدہ کوئی دلی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا مسلمہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جان نثار اور سچے غلام ہیں عقیدہ تمام صحابہ کرام علی وادنی (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں نکلین نہ کرے گی فرشتے اسکا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء تھے ملک نہ تھے کہ معصوم ہوں ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوں مگر انکی کسی بات پر گرفت اللہ ورسول کے خلاف ہی اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں جہان صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح کہ و بعد فتح کہ اور انکو اپنی تفصیل دی اور فرمادیا کلا وعد اللہ الحسنی سب اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ساتھ ہی ارشاد فرمادیا واللہ بالتعلمون خیر اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے توجہ اس نے انکے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق ہے کہ انکی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل جگہ

اور وزیر کو خالی پروانہ نہ بخشو دی مزارج دیا تو انعام انھیں کو زائد ملا مگر کہاں وہ
 اور کہاں وزیر عظم کا اعزاز عقیدہ انگلی خلافت برترتیب افضلیت ہی یعنی جو
 عند اللہ افضل و اعلیٰ و اگر تم تھا وہی پہلے خلافت پا گیا نہ کہ افضلیت برترتیب
 خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل
 سنی بننے والے تفضیلے کہتے ہیں۔ یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سب افضل ہوتے کہ انگلی خلافت کو فرمایا لہذا ربقرآن پھر ہی کفر یا حق
 ضرب الناس بعطن اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا فی نزعہ ضعف
 واللہ یعرفہ عقیدہ خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و
 حضرات حسنین و اصحاب بدو اصحاب بیۃ الرضوان کے لیے افضلیت ہو اور
 یہ سب قطعی حجتی ہیں عقیدہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح
 ہیں اور عادل انکا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض و عقیدہ
 کسی صحابی کے ساتھ سور عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہو ایسا شخص رافضی ہے
 اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔ مثلاً حضرت امیر معاویہ
 اور ائمہ والد ماجد حضرت ابوسفین اور والدہ ماجدہ حضرت ہند سیطرح حضرت
 سیدنا عمرو بن عاص حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوسوی اشعری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم حتی کہ حضرت حشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا
 سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام انھیں الناس
 خبیثہ سید کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے

حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گئے امیرِ معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول
 ملکہ اسلام میں ایسی طرف تورتہ مقدس میں اشارہ ہو کہ مولانا ہمدرد و مہاجر طہینہ و
 ملکہ بالشام وہ نبی آخر الزمان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو
 ہجرت فرمائے گا اور اسکی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیرِ معویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت
 مگر کسی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہی سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جبراجان شاکر کیساتھ عین میدان میں بالقصد بالاختیار تمہار
 رکھ دیے اور خلافت امیرِ معویہ کو سپرد کر دی اور انکے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور اس صلح کو
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اسکی بشارت دی کہ امام حسن کی
 فرمایا ان ابنی هذا استید لعل اللہ ان یصلیہ بہ بیز فتنین عظیمین من المسلمین
 میرا یہ بیٹا سید ہو من امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اسکے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں
 صلح کرادی تو امیرِ معویہ پر معاذ اللہ فسق وغیر کا طعن کرنیوالا حقیقتہً حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ
 حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضرت عزت میں علما طہین کرتا ہوا عقیدہ ہے
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قطعاً قطعی قطعی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی محبوبہ عروس ہیں جو انھیں ایذا دیتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہوا حضرت
 طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرہ مبشرہ سے ہیں ان صاحبوں کی بقا امام امیرِ معویہ
 مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطای اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب کے بالآخر رجوع فرمائی
 عرف شیعہ میں بغاوت مطلقاً مقابلہ المہم برحق کو کہتے ہیں عناد اہو خواہ اجتہاد ان حضرت
 بوجہ رجوع اسکا اطلاق نہیں ہو سکتا اگر وہ امیرِ معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب مطالبہ شرع
 اطلاق نہ باغیہ آیا ہو مگر اب کہ باغی یعنی مفسد معاند و سرکش ہو گیا اور دشنام سمجھا جاتا ہو اب

قائم کرنا چاہتا ہے عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے انکا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب خطا دونوں صادر ہوتے ہیں خطا دو قسم ہے خطا عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطا اجتہادی یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اُسپر عند اللہ اصلا مواخذہ نہیں مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے خطا مقرر کہ اُسکے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا دوسری خطا منکر یہ وہ خطا اجتہادی ہے جسکے صاحب پر انکار کیا جائیگا کہ اُسکی خطا باعث فتنہ ہو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلافت اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مسئلہ یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہو علمائے کرام نے صحابہ کے اسماء طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے یہ استثنائی شریعت گڑھنا ہے عقیدہ منہاج نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچہ بیٹے پر ختم ہو گئی پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں

منکشف کر دیے ہوں عقیدہ تمام اولیاء کو اولین آخرین سے اولیاء محمد بنی اس است
 اولیاء افضل ہیں اور تمام اولیاء محمد بنی سب سے زیادہ معرفت قربا تھی بن خلفاء و اہل بی
 اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور انہیں ترتیب ہی ترتیب افضلیت سے سب سے زیادہ معرفت قربت بنی اکبر کو
 پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ نقی نقی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ان مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیعین کو قائم فرمایا اور جانب کمالات
 ولایت حضرت مولیٰ مشککہ شاکو توجہ اولیاء کو مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور
 انہیں کے دست نگر تھو اور بن اور بن کے عقیدہ طریقت سانی شریعت میں نہ نسبت کی باقی
 حصہ بعض جاہل متصوف جو یہ کہہ پا کرتے ہیں کہ طریقت اور یہ شریعت اور محض گمراہی ہو اور
 اس علم باطل کو باعث اپنے آپ کو شریعت آزاد بخدا صبح کفر والحاد مسئلہ احکام شریعی کی پابندی
 سے **مولیٰ** و اکیسا ہی عظیم ہو سکتا ہو سکتا بعض جاہل جو یہ کہتے ہیں کہ شریعت سنا
 راستہ کی حاجت اُنکو ہو جو مقصود تک پہنچے ہوں ہم تو پہنچے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی فی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا صدقوا لقلوبکم و لکن الی ابن الی الناس وہ سچ کہتے ہیں بیشک
 پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوب سچ عقل تکلفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس کو قلم
 شریعت اُنہ جاہل گمراہی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اسکی ایسی باتیں کہجی نہ ہوگی شریعت کا مقابلہ
 نہ کرے گا مسئلہ اولیاء کو کرام اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہو انہیں جو اصحابِ دست ہیں اُنکو
 تصرف اختیار دیا جاتا جو سیاہ سفید کو مختار بنا دیے جاتے ہیں یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے سچے نائب ہیں اُنکو اختیارات تصرف حضور کی یا بعد میں ملے ہوں علوم غیبیہ انہ پر منکشف ہو تو انہیں
 بہت کمال کا مالک نامیوں اور تمام لوح محفوظ پر اطلال دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے واسطہ و عطا سے۔ بروصلت سول کوئی غیر نبی کسی غیب مطلع نہیں ہو سکتا عقیدہ کرامت

کسی صحابی پر اسکا اطلاق جائز نہیں عقیدہ امام اہل سنت صدیقہ بنت اہدایت محبوبہ محبوب
 رب العالمین جل علاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک
 زبان آلودہ کر نیوالا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہو اور اسکے سوا اور طعن کر نیوالا افضی تبرائی بدین
 جہنمی عقیدہ حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہداء کو کرام سے ہیں انہیں
 کسی شہادت کا سنگ گراہ بدین عاصی عقیدہ نیز یلید فاسق فاجر ترکب کہا کرتھا
 معاذ اللہ اس سے اور ریاض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ
 عنہ سے کیا نسبت آجکل جو بعض گمراہ کہتی ہیں کہ ہمیں انکے معاملہ میں کیا دخل ہمارا وہ بھی شہداء
 وہ بھی شہداء ایسا کہنے والا مردود خارجی نامہی ستحق جہنم ہو۔ ہاں نیز یہ کہ کافر کہنے اور اس پر
 لعنت کرنے میں علماء اہل سنت کے میں قول ہیں اور ہمارا امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک
 سکوت یعنی ہم اسے فاسق ملجور کہتے ہو کوسوائے کفر کین مسلمان عقیدہ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما یان اہل سنت ہیں جو اسے محبت رکھے مردود و ملعون خارجی ہو عقیدہ امام اہل سنت یہ کہ
 امام اہل سنت صدیقہ حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعاً جنتی ہیں اور زمین اور بقیہ
 بنات کمرات و انواع مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت حاصل ہو
 عقیدہ انکی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے بریدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے
 مسئلہ ولایت ہی شریعت کا اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کرے البتہ غالباً اعمال حسنة
 علیہ اتھی کیلئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً ربانی ہو مسئلہ ولایت بے علم کو نہیں ملتی
 خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اس پر علوم

اولیٰ میں جو اس مسئلہ کے ذریعہ مرنا اور زائد سے اور کورٹھی کو شفا دینا مشرق
مغرب تک ساری زمین ایک دم میں لوگوں کا بغرض تمام خوارق عادات اولیات سے ممکن ہیں سوا اس
سجود کو جسکی بابت دوسرے کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی جیسے قرآن مجید کو مثل کوئی سورت لے آنا
آنیامین بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حق سے مشرف ہونا اسکا جاپنے یا کسی
کیلے دعویٰ کو کافر کو مسئلہ نے ہمدردا و استعانت مجبور ہے یہ دو مانگنے والے کی طرف از میں
خواہ کسی جائز لفظ کیساتھ ہو یا انکو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کافر ہیں جو مسلمان کہیں ایسا خیال
نہیں کرتا مسلمان کو فعل کو خواہ خواہ قبیح صورت پر ڈھانا وہابیت کا خاصہ ہے مسئلہ کے
مزارات پر حاضری مسلمان کیلئے سعادت باعث برکت ہے مسئلہ انکو دور و نزدیک سے پکارنا سلف
صلح کا طریقہ ہے مسئلہ اولیاء کرام اپنی قبر میں حیاۃ ابدی کیساتھ زندہ ہیں انکو علم و ادراک
سمع و بصر پہلے کی نسبت بہت زیادہ قوی ہیں مسئلہ انھیں ایصال ثواب بابت سبب برکت
و استعجاب سے عرفا براہ ادب نذر و نیاز کرتے ہیں یہ ضد شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نند دینا۔ ان میں
خود صاحب گیارہویں شریعت کی فاتحہ مدینہ عظیمہ برکت کی چیز ہے مسئلہ عرس اولیاء کرام یعنی قرآن خوانی
فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب بھی چیزیں ہیں نہایت شرعیہ وہ لوہر حالت میں ہوں
ہیں اور مزارات طیبہ کو پاس اور زیادہ مذہب پیغمبر چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہ تعالیٰ اولیاء کرام سے
نیاز مندی اور مشائخ کیساتھ انھیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے انکے سلسلہ میں منسلک ہونیکو
اپنے لیے فلاح و ارین تصور کرتے ہیں اسوجہ سے حال کو وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کر نیکیے لیے یہ حال
پھیلارکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شریعت گمراہی حالانکہ اولیاء کو یہ منکر ہیں لہذا جب یہ ہونا ہو تو اچھی طرح
تفتیش کر لیں ورنہ اگر مذہب ہو تو ایمان بھی ہاتھ دھوئیں گے ایسا البیس آدم روی بہت
پس بہرہ و تنہا بداد و دست پیری کیلئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت انکا لحاظ فرض ہے۔ اولیٰ یہ عقیدہ
ہو کہ آدم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے سوم فاسق متعلیٰ نہ ہو
چہ آدم اسکا سلسلہ ہی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو نہ اسال اللہ العفو و العافیۃ فی
الدین و الدنیا و الآخرة و الاستقامۃ علی الشریعۃ الطاہرۃ و اتوفیق اللہ بآلہ علیہ
توکل و اللہ انیب صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ و صحبہ و ابنا و حوزہ ابد

عظمیٰ رضوی
محمد امجد علی

الایذیر و الحمد للہ رب العالمین
فقیر العلامہ امجد علی اعظمی عنہ